شرکائے کلیسیا کا رہنما

مترجمہ

مسٹر اصغر فضل الٰہی پال صاحب

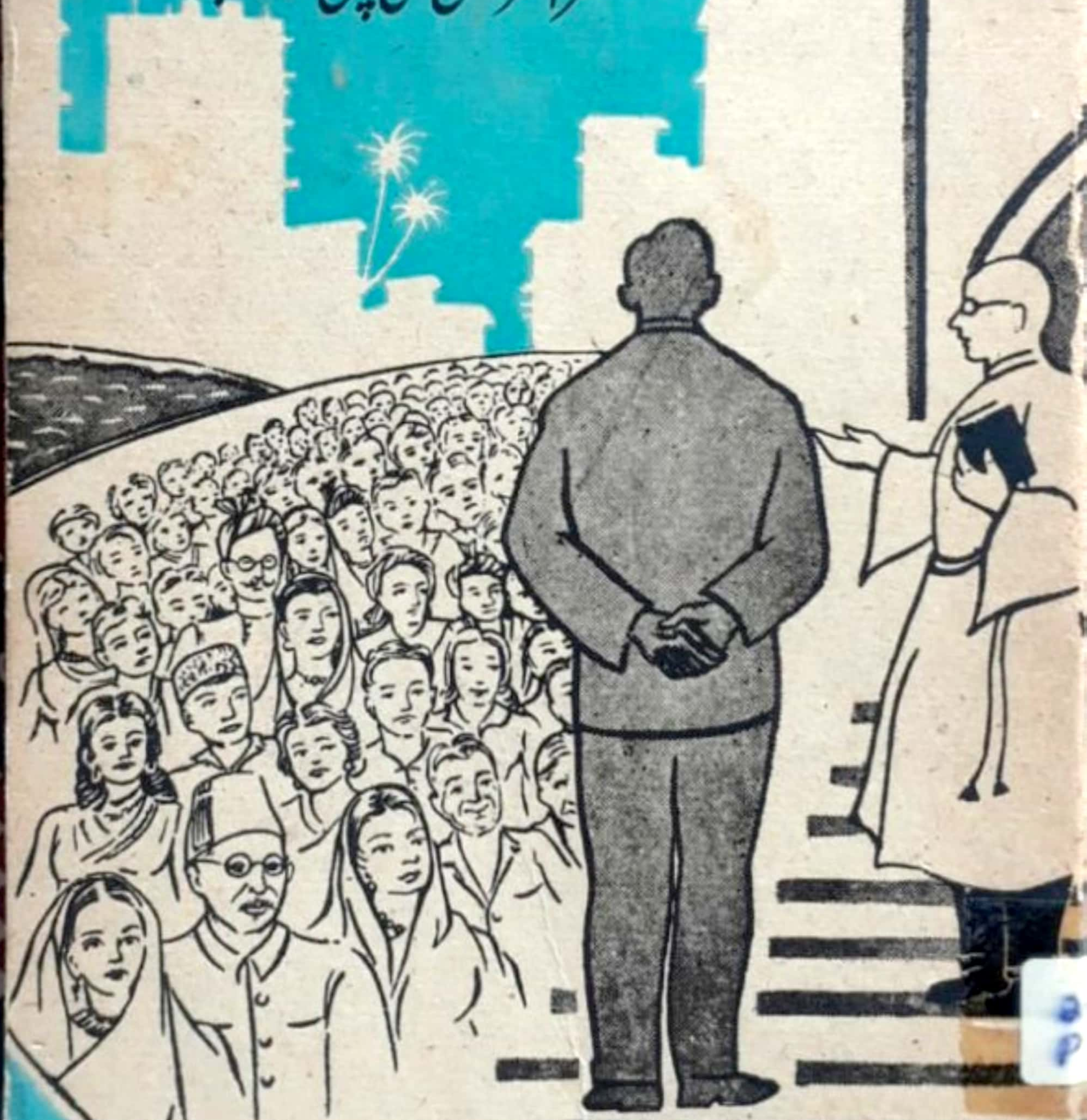

A HANDBOOK FOR LAYMEN

Rs. 1500

PAKISTAN

شرکائے کلیسیا کا رہنما

جسے

جنوبی ایشیا کی میتھوڈسٹ کلیسیا کے لسانی حلقوں کے نمائندوں
نے کرسچن لٹریچر کمیشن کی سرپرستی میں تیار کیا ہے۔

مترجمہ

مسٹر اصغر فضل الٰہی پال

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انار کلی ۔ لاہور

بار اول	سنہ ۱۹۶۰ء	تعداد ۱۰۰۰

پیش لفظ

یہ کتاب چند اشخاص نے ایک گروہ کی صورت میں لکھی ہے۔ یہ اشخاص چھ لسانی حلقوں کے شرکائے کلیسیاء خدام الدین۔ مرد اور عورتیں ہیں۔ اس کتاب کا پہلا مسودہ بمقام ستے تال ایک دس روزہ سیمنار (SEMINAR) کے دوران میں ستمبر ۱۹۵۷ء میں تیار کیا گیا تھا۔ اس سے قبل کہ اس مسودے کو آخری شکل میں ڈھالا جاتا اس کی پچاس نقلیں مطابق اصل؛ ادھر اُدھر تبصرہ و تنقید کی غرض سے بھیجی گئی تھیں چونکہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ اس کتاب کا تواریخی باب کسی ایسے شخص کے قلم سے لکھا جائے جو اس کام کی اہلیت رکھتا ہو لہٰذا ہم نے اس بات کا متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ہم اس باب کو قلم بند نہ کریں۔ اس معاملہ میں ہم نے ڈاکٹر ڈی۔ سی تھیوفیل صاحب از بنگلور کے تعاون کو حاصل کیا ہے۔ ہم نے ایک گروہ کی صورت میں بڑی جلدی جلدی سے علم الٰہیات کے باب کو بھی مرتب کیا اور اس کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے پادری اے جیمس صاحب از دانی کھیت کی غیر معمولی امداد حاصل کی اور آپ ماہ ستمبر میں دو روز تک ہمارے ساتھ رہے۔ ہم نے مناسب سمجھا کہ ہم اپنی ساری کوشش کے نتائج کو بزرگ پادری جیمس صاحب کے سپرد کریں اور ان سے درخواست کریں کہ وہ اس باب کو دوبارہ قلم بند کریں۔ اس کار عظیم کو سرانجام دینے کے لئے پادری صاحب مذکور نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔

ہمارے اس گروہ کے سامنے یہ نصب العین تھا کہ جہاں تک ممکن ہو ہم اس مضمون کو جس پر اس کتاب کے چھ ابواب میں بحث کی گئی ہے، نہایت سادہ الفاظ میں ادا کریں۔ اس سلسلہ میں ہم نے یکدل ہو کر بڑی سوچ و بچار، بحث و مباحثہ اور دُعا و دھیان کے بعد ہر دو شہری اور دیہاتی پادری صاحبان اور عام شُرکائے کلیسیا کی ضروریات کو مدِنظر رکھا ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ یہ کتابچہ کُل ہندوستان کے خدام الدین و عام شُرکائے کلیسیا (مرد و زن) کے لئے مفید ثابت ہو۔

ان اصحاب کے اسماگرامی جنہوں نے مل کر بمقام ست تال اس کارِ عظیم کو سرانجام دیا یہ ہیں:-

۱۔ عزت مآب جناب پادری ڈی گیبری ایل صاحب
۲۔ عزت مآب جناب پادری وائی۔ ایس۔ سِنہا صاحب
۳۔ محترم مسٹر ایم۔ رتنام صاحب
۴۔ محترمہ مس ایس کاشی رام صاحبہ
۵۔ محترمہ مس۔ کے۔ مزمودار صاحبہ
۶۔ محترم مسٹر جے۔ ایس۔ ملیلو صاحب
۷۔ محترمہ مس۔ ای۔ رسالاٹر صاحبہ

مندرجات

باب		صفحہ
اوّل ۔	تواریخ کلیسیا کی ایک جھلک۔	۹
دوم ۔	ایک شریکِ کلیسیا کے فرائض اور ذمہ داریاں۔	۲۲
سوم ۔	کلیسیائی رہنما کے فرائض اور ذمہ داریاں۔	۳۷
چہارم ۔	شریکِ کلیسیا کی مشکلات اور کمزوریاں۔	۵۶
پنجم ۔	کلیسیائی رہنمائی کے لئے تربیت اور تیاری۔	۶۱
ششم ۔	شُرکائے کلیسیا اور کلیسیا۔	۷۴

تمہید

ہمیں شرکائے کلیسیا کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کا روز بروز اور زیادہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ موجودہ بڑھتی ہوئی جمہوریت کے ایّام میں یہ معقول، موزوں اور مناسب ہے کہ عام شرکائے کلیسیا ہوش میں آئیں اور امانت و ذمّہ داری کے اس عہدہ کی باگ ڈور سنبھالیں جو انہی کا حصّہ ہے۔ اس کتاب کے اگلے صفحات عام شرکائے کلیسیا کی واجب العمل باتیں: اخلاق فرائض اور حقوق پیش کرتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح کی کلیسیا میں ابتدائی سالوں ہی سے شرکائے کلیسیا کو بڑے بڑے رفیع الشان کام کرنے کا موقع حاصل ہُوا۔ شاگردوں اور ایمانداروں نے تقرر شدہ خدام الدین کے ساتھ تعاون کیا تاکہ اس عظیم الشان کلیسیا کو تعمیر کریں۔ زمانۂ حال میں ہماری یہ مشکل نہیں کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے ناآشنا ہیں بلکہ کسی نہ کسی طرح ہم میں یہ اہلیت ہی نہیں کہ ہم اُنہیں پُورا کر سکیں۔ اس کتاب کے صفحات اگر ہمارے اندر ہماری ذمہ داریوں کے لئے ایک زندہ احساس کا دم پھونک سکیں اور ہماری امداد کر سکیں کہ ہم دوبارہ اس بھولی ہُوئی روِیت کا دیدار کریں جس نے کلیسیا کے اوّلین رہنماؤں میں رُوحانی تاثیر پیدا کی تھی، تو اس کتاب کا مقصد پُورا ہو جائے گا۔ اس کتاب کے صفحات میں ایک لڑکے کا تذکرہ کیا گیا ہے جس کا نام فرومنٹیس (FRUMENTIUS) تھا۔ اُس نے ایتھوپیا

(ETHIOPIA) میں خدمت کی اور اُس افریقی ملک میں کلیسیا کی بنیاد رکھی۔ اس کے صلے میں سکندریہ کے اُسقفِ اعظم نے اُسے ایتھوپیا کا پہلا اُسقف (یعنی بشپ) بنا دیا۔ ہم ہر ایک سرگرم شریکِ کلیسیا کے لئے ایسی کامیابی کی اُمید کا وعدہ نہیں کرتے لیکن ہم اُسے اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ اگر وُہ ایک بشپ نہیں بن سکتا تو وُہ بشپ بنانے میں مدد دے سکتا ہے۔ انتظامی ذمہ داریوں کے علاوہ عام شرکائے کلیسیا کا سب سے عظیم ترین فرض یہ ہے کہ وُہ اپنے مُلک میں اپنی روزمرہ کی زندگی میں خُداوند یسُوع کے پیغام کی ترجمانی کرے۔ اس کا مطلب زیادہ تعاون پیدا کرنا، رہنمائی یا قیادت کو فوراً قبول کرنا اور قُربانیاں دینے کے لئے اپنی رضامندی کا اظہار کرنا ہے۔ وُہ باتیں جن میں ہم ناکامیاب رہتے ہیں میاروں کی قلت نہیں بلکہ روزمرہ کی زندگی کے عملی معاملات ہیں۔ ہماری یہ مخلصانہ اُمید ہے کہ سرزمینِ ہند میں دوسری صدی کے جیحووُسم کے شرکائے کلیسیا ان باتوں میں ہماری رہنمائی کریں گے۔ کلیسیا پہلی صدی سے ان سے ان باتوں کا مطالبہ کر رہی ہے۔

اے۔ بی۔ سنگھ

باب اوّل

تواریخ کلیسیا کی ایک جھلک

ایمان داروں کا بدن

جب ہمارے خُداوند یسُوع مسیح نے اپنی خدمت کا آغاز کیا تو چند لوگ اُس کے شاگرد بن کر اُس کی خدمت میں شامل ہو گئے۔ اس گروہ میں سے اُس نے بارہ کو چُنا اور اُنہیں رسُولوں کے لقب سے ملقب کیا۔ یہ کلیسیا کے تقرر شدہ خدام اور عام شرکائے کلیسیا کے امتیاز کی ابتدا ہے۔ کلیسیا کی عمومی ایمانداروں یا شاگردوں کی جماعت پر مشتمل تھی۔ ان میں سے چند لوگ خاص طور پر کلیسیا کی خدمت کے لئے پوری شرکت کرنے کے لئے بلائے گئے تھے۔ تاہم وُہی بدنِ کلیسیا نہیں تھے بلکہ وُہ کلیسیا کے ایک خاص کام کو کرنے کے لئے چُنے گئے تھے۔ رسُولوں کے اعمال کی کتاب میں ہمارے پاس اس امر کی تاریخی شہادتیں موجود ہیں کہ کس طرح یہ دو حصص کلیسیا کی خدمت کو جاری رکھنے کے لئے بالاشتراک کام کرتے تھے۔

اُن کے فرائض

ہمارے خُداوند کی قیامت اور صعُود کے بعد ایمانداروں کی جماعت رسُولوں کے ساتھ یروشلیم میں تھی۔ رسُولوں کی ایک تجویز کے مطابق ایمانداروں کی جماعت نے دو اشخاص کو انتخاب کیا۔

ان میں سے ایک قرعہ سے منتخب ہوا تاکہ یہوداہ کے عہدہ پر متعین ہو (ملاحظہ ہو اعمال ۱: ۱۵-۲۶) رسالت کی نامزدگی کے متعلق ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ تحریک رسولوں کی طرف سے جاری ہوتی تھی اور اس انتخاب کا کام ایمانداروں کی جماعت نے کیا تھا (ملاحظہ ہو اعمال باب ۶) ختنہ کے موضوع پر بحث و مباحثے کا فیصلہ کل کلیسیا کی رضامندی سے ہوا۔ (دیکھئے اعمال ۱۵: ۲۲)۔ اس کتاب کے آگے کے صفحات کو پڑھ کر ہم جان جائیں گے کہ کس طرح کلیسیا کی تواریخ میں اس روایت کو حل کیا گیا تھا۔

پہلی تین صدیاں

کلیسیا اور حکومت اس دور کی کلیسیا کا مذہب سلطنتِ روم میں ایک خلافِ قانون مذہب قرار دیا گیا تھا اور سرکار کی طرف سے بے حد جد وجہد کی گئی تھی کہ اس کو صفحہ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا جائے۔ چوتھی صدی میں ایذا رساں حکومت نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا اور مسیحیت کے متعلق اعلان کیا گیا کہ وہ سرکاری مذہب ہے۔ اس دور میں جو کام عام شرکائے کلیسیا نے کیا وہ بہت عظیم ہے۔ ہم اس خیال پر مختلف پہلوؤں سے غور و خوض کریں گے۔

بشارتی کام

شرکائے کلیسیا کو وسعت دی بہت سے مراکز میں کلیسیا کی ابتدائی

وسعت و اشاعت عام شرکائے کلیسیا کے ہاتھ سے ہوئی۔ مثال کے طور پر رومی کلیسیا کا وجود مقدس پولوس رسول یا کسی دیگر رسول کی آمد سے قبل وہاں موجود تھا۔ یہ کلیسیا ان مسیحی ایمانداروں نے بنائی تھی جو اس شہر میں سلطنت کے دیگر حصص سے آ کر بسے تھے۔ مقدس پولوس اور شاید بعد ازاں مقدس پطرس اس کلیسیا کو دیکھنے کے لئے آیا جایا کرتے تھے۔ یہ خیال کسی حد تک درست ہوگا کہ مسیحیت اسی طریق سے دیگر مقامات میں بھی پھیلی جہاں کہیں بھی مسیحیوں کا کوئی گروہ بن جاتا تھا اور وہ وہاں یک دل ہو کر جمع ہوتے تھے تو وہ گروہ ایک مرکزی کلیسیا بن جاتی تھی۔

شخصی بشارت پہلی تین صدیوں میں خصوصاً ایذا رسانی کے دنوں میں کلیسیا کی ترقی زیادہ تر عام شرکائے کلیسیا کے وسیلے سے ہوئی۔ انہوں نے شخصی بشارت کے کام کو جاری رکھا جس سے بہت سے لوگوں میں مذہبی تبدیلی پیدا ہوئی۔

فرومنٹیس اتھوپیا وہ دلکش کہانی کہ چوتھی صدی میں مسیحیت کس طرح اتھوپیا کی سرزمین میں داخل ہوئی اس خیال کی تشریح کرتی ہے کہ عام شرکائے کلیسیا کس طرح انجیلِ مقدس کی اشاعت کے لئے مصروفِ کار رہے۔ اس کہانی کے مطابق ایک لڑکا بنام فرومنٹس اور اس کا ایک دوست ایک جہاز کی تباہی کے بعد سمندر کی خونی لہروں سے بچائے گئے اور انہیں اتھوپیا میں پہنچا دیا گیا۔ فرومنٹس نے ملک کے فرمانروا کی نگاہ میں روز افزوں مقبولیت حاصل کی اور اس نے اس افریقی

قلزم میں کلیسیا کی بُنیاد رکھی۔ کئی سالوں کے بعد وُہ سکندریہ میں آیا اور اپنے کام کا حال و احوال بیان کیا۔ اُس کی داستان سے سکندریہ کا اُسقفِ اعظم بے حد خُوش ہُوا اور اُس نے فرومنیٹیس کو واپس اتھوپیا کا پہلا اُسقف (بشپ) بنا کر بھیجا۔

عام شُرکائے کلیسیا عُلما و فضلا بھی تھے

سب سے پہلا علم الٰہیات کا ادارہ جس کی بنیاد کلیسیا کے اندر رکھی گئی سکندریہ کا کیٹکیٹکل[1] مدرسہ تھا۔ تیسری صدی کے پہلے حصّہ میں اوریجن[2] اس مدرسہ کا مشہور و معروف صدرالاساتذہ تھا۔ جب تک وُہ صدر اُستاد رہا وُہ ایک بلاتقرّر خادم کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔ وُہ ایک اُستاد بھی تھا اور ایک عالم بے بدل بھی تھا۔ وُہ درحقیقت کلیسیائے جامع کے باصُول علم الٰہیات (دینیات) کا پہلا مفکّر تھا۔ اُس نے اپنی کوششوں سے کلیسیا پر ایک غیر فانی اثر ڈالا۔

افراہیم ایک بلاتقرّر اُستاد تھا

افراہیم سریانی بلاتقرّر کارگزاروں میں سے ایک تھا۔ اُس نے ایک رفیع المرتبت اُستاد کی حیثیت سے کلیسیا کی خدمت کی۔ وُہ کتابِ مقدّس کا گہرا مطالعہ رکھتا

[1] CATECHETICAL SCHOOL OF ALEXANDRIA
[2] ORIGEN

تھا۔ اُس کی تفسیری تصانیف ابھی تک سریانی زبان میں موجود ہیں۔ افراہیم کے متعلّق یہ کہانی بیان کی گئی ہے کہ جب بدعتی لوگ گیتوں کی تصنیف و تالیف کرتے تھے اور شُرکائے کلیسیا کو گمراہ کرنے میں کوشش کرتے تھے تو اس نے کلیسیائی گیت بنانے میں اُنہی کا طریق استعمال کیا اور یوُں کلیسیا کی موسیقی کے مخزنِ معلُومات میں اضافہ کر دیا۔ سُریانی کلیسیا میں آج کے دن تک اس کے گیتوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

ایمان کا تحفّظ

مصنفین

ہم پہلے ہی اس بات پر غور و خوض کر چُکے ہیں کہ پہلی تین صدیوں میں کلیسیا کو ایذائیں دی گئی تھیں۔ اُن ایّام میں مسیحیوں نے بہت سی کتابیں شہنشاہِ رُوم کو مخاطب کر کے لکھی تھیں جن میں مسیحی ایمان کے دعوٰی کی تائید میں استدلال کیا گیا تھا۔ ان میں متعدد کُتب کی تصنیف عام شُرکائے کلیسیا کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے۔

عبادت

پاک شراکت

ابتدائی کلیسیا میں عبادت کا سب سے اہم حصّہ پاک شراکت کی نماز تھی۔ ہر جگہ مسیحی جماعتیں اتوار کے روز جمع ہوتیں اور شُرکا روٹی اور مے لاتے اور تقرّر شدہ خدّام اُنہیں اکٹھا کرتے تھے۔ عبادت کے دوران میں کتابِ مقدّس کے اقتباس کی تلاوت کی

جاتی تھی۔ گیت گائے جاتے تھے اور انجیل مقدس کی تعلیم دی جاتی تھی۔ ہر ایک شخص جو عبادت میں حاضر ہوتا تھا روٹی اور مے کی تقدیس کی ہوئی اشیاء میں شرکت کرتا تھا۔ یہ پاک چیزیں عام طور پر عام شرکائے کلیسیا کے وسیلے غیر حاضر ایمانداروں کو بھی بھیجی جاتی تھیں۔

فرائض

عام شُرکائے کلیسیا عبادت میں دو فرائض ادا کرتے تھے۔ اوّل۔ وہ روٹی اور مے کی پاک چیزوں کے نذرانے پیش کرتے اور اُنہیں قبول کرتے تھے۔

دوم۔ وہ ان پاک اشیاء کو غیر حاضر شرکائے کلیسیا کے پاس لے جاتے تھے۔

اِتحاد، تقرّر شدہ خُدّام اور عام شُرکائے کلیسیا

ابتدائی مسیحی عبادت کلیسیائی اِتحاد کا نشان تھا جس میں تقرّر شدہ خدّام اور بلا تقرّر خدّام ایک ہی روٹی اور مے میں شرکت کرتے تھے۔

نتیجہ

ابتدائی کلیسیا میں بلا تقرّر خدّام کے زُمرے میں بہترین الٰہیات کے عُلما اور ایمان کے محافظ پائے جاتے تھے۔ ان کی حاضری اور شرکت عبادت میں ضروری ہوا کرتی تھی۔

۲۔ چوتھی صدی سے پانچویں صدی تک

سرکاری مذہب

چوتھی صدی کے شروع میں شہنشاہ کانسٹنٹائن[لہ] نے کلیسیا پر لطف و کرم کا مظاہرہ کیا اور آخر کار مسیحیت سلطنتِ رُوم کا سرکاری مذہب تسلیم کی گئی۔

کلیسیا کے اندر پارٹیاں

کلیسیا کے اندر ابتدائی ایّام ہی سے دینی مناظرے اور انتظامی جھگڑے چل پڑے تھے کانسٹنٹائن سے قبل مقابلہ کرنے والی پارٹیوں کو دُشمن حکومت کی صورتِ حال کا خیال رکھنا پڑتا تھا۔ جب یہ اعلان ہُوا کہ مسیحیت سرکاری مذہب ہے تو مشترکہ دشمن نائب ہو گیا اور مختلف اقسام کی پارٹیاں اس بات کی کوشش کرنے لگیں کہ سرکارِ عالیہ کی حمایت حاصل کریں۔

ناسیہ کی کونسل

شہنشاہ کانسٹنٹائن نے ضرورتِ اتحاد کے موضوع پر غور و خوض کیا اور اس کے دل میں کلیسیائی اتحاد کو بحال کرنے کا احساس پیدا ہُوا۔ اس مقصد کو مدِّ نظر رکھتے ہُوئے اُس نے اپنی سلطنت کے تمام بشپوں کو دعوت دی تاکہ وہ ایک کونسل کی شکل میں جمع ہوں۔ سنہ ۳۲۵ء میں دو سو سے زائد بشپ صاحبان ایک مقام پر، جو

لہ EMPEROR CONSTANTINE

ناسیہ کے نام سے موسوم ہے جمع ہوئے۔ اس کونسل نے مختلف پارٹیوں کو متحد کرنے کے ایمانی قراردادیں قلمبند کیں۔ اس کونسل کے فیصلے مذہبی عقائد اور کلیسیائی انتظام کے متعلق تھے۔ مذکورہ کونسل کے مذہبی عقائد کا فیصلہ آئندہ نصف صدی تک کلیسیا میں ایک زبردست جھگڑے کا موضوع بنا رہا۔ آخرکار یہ جھگڑا تب ختم ہوا جب ساری کلیسیا نے مذکورہ فیصلے کو منظور کر لیا۔ ناسیہ کا عقیدہ (THE NICENE CREED) جسے ہم اب استعمال میں لاتے ہیں، ماضی کے اُن ایام سے متعلق ہے جب یہ جھگڑا طے ہوا تھا۔

کُل کلیسیا ایمان کا اقرار کرتی ہے

مذکورہ بالا واقعہ ثابت کرتا ہے کہ ایمان کی کوئی توضیح یا بیان چند شخصوں کے وسیلے یا کل تقرر شدہ خُدام کے وسیلے کلیسیا پر عاید نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے برعکس لازم آتا ہے کہ اس قسم کا بیان کل کلیسیا قبول کرے جو تقرر شدہ خُدام اور شرکائے کلیسیا پر مشتمل ہو۔ بشپ صاحبان نے کونسلوں میں کلیسیائی نظم و نسق کے متعلق جو سوالات پیدا ہوئے اُن کے فیصلے دیے ہیں۔ زمانہ ماضی میں انہوں نے یہ کام اپنی اپنی کلیسیا کے نمائندے ہونے کی حیثیت سے کیا تھا۔ انہیں یہ حق نہیں تھا کہ وہ نیچے کے طبقے کے تقرر شدہ خُدام الدین اور شرکائے کلیسیا کی آواز کو نظر انداز کرتے۔

جب ہم پانچویں اور چھٹی صدی کی کلیسیائی ترقیوں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم بیان مافوق کو زیادہ وضاحت سے ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ پانچویں صدی میں دو کونسلیں منعقد ہوئیں پہلی ۴۳۱ء میں اور دوسری ۴۵۱ء میں۔ ان میں

سے پہلی کونسل کا نام کونسل آف افسس ہے۔ اسے سریانی کلیسیا نے آج تک تسلیم نہیں کیا۔ دوسری کونسل کونسل آف خلقیدون کہلاتی ہے۔ اسے سریانی، قبطی، آرمینین اور اتھوپیا کی کلیسیاؤں نے قبول نہیں کیا۔ ایسے ایسے اوقات بھی آئے ہیں جبکہ حکومتِ وقت نے جدوجہد کی کہ ان کونسلوں کی توثیق کو کل کلیسیا پر قائم کیا جائے اور اس زمرے میں حکومت نے بشپ صاحبان اور ذی اثر تقرر شدہ خُدام الدین کو جو ان کی مخالفت کرتے رہے جلاوطن بھی کر دیا تھا۔ ان حالات میں شرکائے کلیسیا ہی کا دل و جگر تھا کہ وہ کلیسیائی زندگی کو بحال رکھنے کے لئے استقلال کے ساتھ سینہ سپر ہو کر کھڑے رہے۔

شرکائے کلیسیا کے فرائض

اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ابتدائی کلیسیا کے شرکائے کلیسیا مبشرین بھی تھے اور علمائے دین بھی تھے اور ایمان کے محافظ بھی تھے۔ کلیسیائی عبادت میں اُنہیں حصہ لینا پڑتا تھا۔ نیز کلیسیائی فیصلوں کو اُن کی قبولیت حاصل کرنا لازمی امر تھا تاکہ کلیسیائی فیصلے مستند و معتبر قرار دیے جائیں۔

تقرر شدہ خُدام الدین اور شرکائے کلیسیا کا جُدا جُدا ہونا

چوتھی اور پانچویں صدی کی کلیسیائی ترقیات کا ایک اور پہلو تھا۔ کلیسیا کا مذہب سرکاری مذہب بن چکا تھا اور آہستہ آہستہ اس نے انتظامی طریق کو جو نظام حکومت کے مشابہ تھا اختیار کر لیا تھا۔ اس نوعیت کے نظام میں بشپ صاحبان نے کلیدی حیثیت اختیار کر لی تھی۔ یہ رجحان چوتھی صدی سے کچھ قبل پیدا ہو گیا تھا اور اس مصالحت آمیز طریق نے

؎ COUNCIL OF EPHESUS. ؎؎ COUNCIL OF CHALCEDON.

جس سے وہ کلیسیائی ایمان و نظام کے مسائل حل کیا کرتے تھے، اُنہیں یہ مدد دی کہ وہ اب اپنی قوت و اقتدار کا دعویٰ بھی کریں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آہستہ آہستہ شرکائے کلیسیا خود بخود تقرر شدہ خدام الدین کی غلامی میں آگئے۔ یہ قدم دراصل کلیسیائی زندگی میں تقرر شدہ اور بلا تقرر شرکائے کلیسیا کے اتحاد کے درجے گرنے کا ثبوت ہے۔

قرونِ وسطیٰ

بشپوں کا اختیار و اقتدار

وہ چیز جو چوتھی اور پانچویں صدیوں میں ایک رجحان کی شکل میں تھی، قرونِ وسطیٰ میں کلیسیائی زندگی کا ایک اعلیٰ نمونہ بن گئی۔ اب بشپ صاحبان کلیسیا میں حاکم متصور کئے جاتے تھے۔ نچلے طبقہ کے خدام الدین ان کے کارکن بن گئے تھے اور عام شرکائے کلیسیا تقرر شدہ خدام الدین کے محکوم کی حیثیت رکھتے تھے۔

پوپ کا اقتدارِ اعلیٰ

مغرب میں پوپ کا اقتدار بہت عظیم و اعلیٰ بن چکا تھا۔ اس اقتدار کی بنا پر وہ تمام تقرر شدہ خدام الدین پر حکمران تھا۔ اور شرکائے کلیسیا نے اپنی خودداری کا جذبہ کھو کر اب بے چون و چرا اُس کی اطاعت اختیار کر لی تھی۔

کلیسیا حالتِ جمود میں

مشرق میں رومی پوپیت کے جواب میں کوئی چیز نہ تھی۔ کلیسیا ۴۳۱ء اور ۴۵۱ء کی کونسلوں کے باعث منقسم ہو چکی تھی۔ ساتویں صدی میں مشرقِ وسطیٰ پر عربوں کا

فتح حاصل کرنا کلیسیا پر ایک ضربِ کاری تھا کیونکہ وہ پہلے ہی منقسم ہو چکی تھی۔ سیاسی مسلم حکمرانوں نے کلیسیا کو زندہ رہنے کی آزادی تو دے دی تھی لیکن اُنہوں نے بشارتی کام کے جاری رکھنے کا حق چھین لیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کلیسیا نے خاموشی اختیار کر لی اور حالتِ جمود میں آگئی۔ ایمان، عبادت اور ضابطہ کے احکام و عقائد کو قائم رکھنا کلیسیا کے فرائض میں سے ایک فرض تھا۔ اس قسم کے ماحول میں شرکائے کلیسیا کا ایک غیر متحرک حالت میں چلے جانا ایک بڑی معمولی سی بات بن گئی۔

تقرر شدہ خدام اور شرکائے کلیسیا میں ہم آہنگی

تاہم اصولی طور سے مشرقی کلیسیا نے ابھی تک ان دونوں حصص کی قدیم ہم آہنگی کو برقرار رکھا ہے۔ عملی طور سے بھی یہ ہم آہنگی متواتر پسندیدہ حالت میں نظر نہیں آتی ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ مشرقی کلیسیاؤں میں شرکائے کلیسیا کلیسیائی معاملات کو تقرر شدہ خدام الدین کے ہاتھوں میں سونپ دیتے ہیں؛ اور مؤخر الذکر طبقہ اول الذکر طبقہ پر دباؤ ڈال کر اُس پر چھایا رہتا ہے۔ یہی قرونِ وسطیٰ کی ترقی ہے۔ اور یہ رجحان کلیسیا کی ابتدائی حالت ہی سے قابلِ امتیاز تھا۔

۳۔ اصلاحِ دین (REFORMATION)

راستبازی بوسیلہ ایمان[لہ]

مارٹن لوتھر نے راستبازی بوسیلہ ایمان کی

[لہ] JUSTIFICATION BY FAITH.

اصطلاح کو لیا جو مسیحی ایمان کا نچوڑ پیش کرتی ہے۔ اس اصطلاح سے لُوتھر نے یہ مطلب نکالا کہ نجات خُدا کا مفت تحفہ ہے۔ اور ہم اس تحفہ کو خُداوند یسوع مُنجی و شافی پر ایمان لا کر حاصل کرتے ہیں۔ خُدا کا یہ تحفہ ہر انسان کے لئے ہے۔

نجات کل بنی نوع انسان کے لئے ہے

اس اصل اصُول پر لُوتھر نے "تمام ایمانداروں کی پیشوائی[ل]" کے مسئلہ پر زور دیا۔ اس کے خیال کے مطابق خُداوند یسوع مسیح ہر ایک شخص کو بلا واسطہ ذاتی بنکر نجات دیتا ہے۔ اس کی تعلیم تقرر شُدہ خُدام الدین اور شرکائے کلیسیا کی علیحدگی کی تردید کرتی تھی۔ اس نکتہ پر کل اصلاحی تحریک لُوتھر کے خیال کے مطابق تھی۔

کیتھلک اور پروٹسٹنٹ تعلیمات

اصلاحِ دین کی تحریک کا یہ نتیجہ نکلا کہ مغربی کلیسیا کیتھلک اور پروٹسٹنٹ فرقوں میں تقسیم ہو گئی۔ پراٹسٹنٹ فرقہ کئی منتظم جماعتوں پر مشتمل تھا، جو دینی نظریات میں اختلاف کرتی تھیں۔ تاہم یہ جماعتیں اس بات کو تسلیم کرتی ہیں کہ کلیسیا اور شرکائے کلیسیا یعنی بلا تقرر خُدام کی حیثیت مذہبی ثانوی ہے اور نہ ہی اُن کے لئے شفاعت بالواسطہ کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ کیتھلک فرقہ اس کے برعکس اس بات کا مدعی تھا کہ تقرر شُدہ خُدام الدین کی حیثیت شرکائے کلیسیا سے ممتاز و اعلیٰ ہے۔

ل PRIEST HOOD OF ALL BELIEVERS.

اصلاح دین کے فوائد اور نقصانات

اصلاح دین کی تحریک میں فوائد اور نقصانات دونوں چیزیں تھیں۔ اس میں جو حیثیت یا مقام شرکائے کلیسیا یا بلا تقرر خُدام کو دیا گیا تھا وُہ منافع کی طرف دکھایا گیا تھا اور یہ حقیقت کہ اصلاح دین مغربی کلیسیا کی تقسیم کا موجب ہے نقصان کی طرف دکھایا گیا تھا۔ اس تقسیم سے اس زمانہ کی مغربی کلیسیا اور پراٹسٹنٹ کلیسیائی جماعتوں کے درمیان ایک رخنہ یا دُوری پیدا ہو گئی۔ اس دُوری یا خلا نے اپنا اظہار پراٹسٹنٹ خدمت میں کیا اور یہ خدمت بشپ صاحبان کی پیشوائی کے بغیر شاہراہ ترقی پر گامزن ہوئی۔

پراٹسٹنٹ فرقہ کے تین سو سال

مغربی پراٹسٹنٹ فرقہ کی تواریخ تین سو سال سے زائد عرصہ کی ہے۔ اس دَور میں اس فرقہ نے کلیسیا کے بشارتی کام کو چلانے میں معرکۃ الآرا کام سر انجام دیا۔ تقریباً نصف ہندی مسیحیوں کا شمار اس عظیم الشان مہم کا پھل ہے۔ ہمیں کلیسیا میں بلا تقرر شرکاء کی حیثیت مقرر کرنے کے لئے پراٹسٹنٹ نظریئے کو ملحوظ رکھنا ہے تاہم اتنا ہی کافی نہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم تقرر شُدہ خُدام الدین اور شرکائے کلیسیا کے اتحاد کی طرف لوٹیں جو ابتدائی کلیسیا میں پایا جاتا تھا۔

نتیجہ

کلیسیا کی حالتِ تکمیل (بھرپُوری) ایمانداروں کی کل جماعت پر مشتمل ہے۔

عبادت، بشارت، تعلیمی کام، ایمان کا تحفظ اور کلیسیائی نظم و نسق، الغرض ہر اُمر میں جو کلیسیا سے تعلق ہے کلیسیا کی بھرپور ہی بڑھوتی کا رہے۔ تاہم شرکائے کلیسیا کا فرض ہے کہ وہ تقرر شدہ خدام الدین کو نظر انداز نہ کریں کیونکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے بذاتِ خود انہیں کلیسیا میں ایک خاص کام کے لئے بُلایا ہے۔ خدا کے پاک رُوح ہی نے تقرر شدہ خدام الدین اور شرکائے کلیسیا کو ایک ہی کلیسیا میں ایک ہم آہنگ زندگی بسر کرنے کے لئے دعوت دی ہے۔

باب دوم

ایک شریکِ کلیسیا کے فرائض اور ذمہ داریاں

مسیح میں یگانگت وہ بلاناغہ کلیسیا میں حاضر ہوتا ہے۔ مسیحی لوگ ہمیشہ مل کر جمع ہوتے رہے ہیں تاکہ خدا کی عبادت کریں اور خدا کا کلام سننے کے لئے ہمہ تن گوش رہیں۔ تمام عہدِ جدید میں کلیسیا کا تذکرہ پایا جاتا ہے اور اس میں کلیسیا کو ایک جماعت یا ایک بدن بیان کیا گیا ہے۔ کوئی شخص جو مسیح میں ہے الگ حیثیت نہیں رکھتا بلکہ وہ دوسروں کے ساتھ باہم مل کر اپنا وجود قائم رکھتا ہے۔ خداوند مسیح میں ہونے

کا مطلب ہے کہ اس کی تحویل میں آنا یا اُس کا ہو جانا۔ خداوند مسیح میں نشو و نما پانے کا مطلب ہے کہ مسیح کے بدن میں نشو و نما پانا۔ مسیحی لوگ اس لئے باہم جمع ہوتے ہیں تاکہ وہ رسولوں کی تعلیمات اور رفاقت میں شریک ہوں۔ ہم عبرانیوں ۱۰: ۲۵ میں پڑھتے ہیں کہ ہم "ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے باز نہ آئیں"۔ شرکائے کلیسیا کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہونا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ مسیحی لوگ جب مل کر خداوند مسیح کو اس رفاقت کا مرکز قبول کرتے ہیں تو وہ ایک بیش قیمت رفاقت کو محسوس کرتے ہیں۔ جب مسیحی لوگ ہر اتوار کو جمع ہوتے ہیں تو وہ ایک ساتھ ہو کر عبادت کرتے ہیں اور وہ اس یگانگت میں، جو وہ ایک دوسرے کے ساتھ اور خداوند مسیح کے ساتھ قائم کرتے ہیں، مسیحی رفاقت کا تجربہ حاصل کرتے ہیں۔

ایک نمونہ ایک بلا تقرر خادم، خداوند مسیح کی کلیسیا کا ایک شریک ہونے کی حیثیت سے اپنی وفاداری اور مسیح کے لئے اپنی پُرجوش عقیدت کا مظاہرہ کرتا ہے جب وہ اپنی ہی بستی میں کلیسیا کی عبادتوں میں شرکت کرتا ہے یا دیگر مقامات میں جہاں جہاں اُسے جانے کا اتفاق ہوتا ہے شرکت کرتا ہے۔ اس طریق سے وہ دلچسپی نہ رکھنے والے اور غافل شرکائے کلیسیا کے لئے ایک نمونہ پیش کرتا ہے۔ کلیسیا ایک یگانگت میں ایک برادری ہے۔ کلیسیا کا فرض ہے کہ وہ اس برادرانہ رُوح کا مظاہرہ کرے۔ ہم ایک دوسرے کی خوشیوں، دُکھوں اور مشکلات میں شریک ہوتے ہیں۔ ہمارے زمانہ کے بدلتے ہوئے نازک حالات میں تاریکی کی قوتیں مسیحیوں کو مسیح سے جدا کر رہی

ہیں۔ خداوند یسوع اس بات کو لازم قرار دیتے ہیں کہ ہر ایک مشرک کلیسیا خداوند مسیح میں اور کلیسیا میں مضبوط ہو۔

شخصی و خاندانی عبادت

وہ بلاناغہ اور متواتر شخصی اور خاندانی عبادت کو عمل میں لاتا ہے۔

وہ دوسروں تک مسیحی روشنی کی شعاعوں کو منتشر کرنے میں مصروف رہتا ہے اور وہ باقاعدہ شخصی عبادتوں اور دعاؤں کی پابندی کرتا ہے۔ سب سے شمار مسیحی لوگ صبح صادق کی عبادت کے پابند ہیں۔ ان لمحات کے دوران میں وہ خداوند کے روبرو اپنی غلطیاں اپنی کوتاہیاں اور ہر طرح کے بداخلاقی کے تعلق جو وہ اپنے رشتہ داروں سے رکھتا ہے پیش کرتا ہے تاکہ ان کی تصحیح ہو۔ روزمرہ کی شخصی عبادتیں اس کے لئے یہ موقع پیدا کرتی ہیں کہ وہ اپنی مشکلات کو خدا کے دربار میں پیش کر کے ان کا حل معلوم کرے۔ یہ خاموشی کا وقت اس کے روزمرہ کے کام کاج میں اس کی راہنمائی کرتا ہے اور اسے سہارا دیتا ہے کہ وہ خداوند یسوع مسیح کا فہم حاصل کرے جو اس کی روزمرہ کی زندگی میں ایک ضروری چیز ہے۔

خاندانی عبادت

اگر خداوند یسوع مسیح مسیحی خاندان کا سر ہے تو لازم آتا ہے کہ خاندان کے سب افراد اکٹھے ہو کر روزانہ اس کی طرف رجوع کریں۔ روزانہ خاندانی عبادت کرنے سے تمام خاندان میں اور خاندان کے ہر فرد کی زندگی میں خوشی اور اطمینان پیدا ہوگا۔ خاندانی عبادت خاندان کے

ہر ایک فرد کو پوری سمجھ بخشے گی کہ اس کا ایک آسمانی باپ ہے جو اس کی روزمرہ کی بھلائی میں دلچسپی رکھتا ہے۔ خاندانی دعائیں کل خاندان کو مسیح کے وجود میں یکجا کر کے ایک جسم بنا دیتی ہیں اور خاندان کا ہر ایک رکن ایسے ایسے کام کرنے کی کوشش کرتا ہے جو خدا اور خاندان کے دیگر اراکین کی نگاہ میں پسندیدہ ہے۔ خاندانی دعا و نماز، خودغرضی اور لڑائی کو جو خاندان میں رنجیدگی اور نخوت پیدا کرتے ہیں دور کر دیتی ہے۔ کھانا کھانے سے پہلے دعائے شکر بجا لانے کا یہ مطلب ہے کہ ہم خدا سے یہ کہتے ہیں کہ ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں، کہ تو ہماری روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

اُس کا گھر

ایک مشرک کلیسیا کا گھر اس شہر کی طرح ہے جو ایک پہاڑی پر بسا ہوا ہے تاکہ وہ مسیحی زندگی کے نور کی شعاعوں کو منتشر کرے۔ اس کی مثال ایک گھر کی سی ہے جو کہ ایک چٹان پر تعمیر کیا گیا ہے تاکہ وہ موجودہ زمانے کی آزمائشوں کے طوفانوں اور مصیبتوں کا مقابلہ کرے۔ اس کارِ عظیم کو سرانجام دینے کے لئے یہ بات مناسب اور موزوں ہے کہ وہ اپنے ہی گھر میں حُسنِ ترتیب پیدا کرے۔ ہر مشرک کلیسیا پر واجب ہے کہ وہ اپنی اہلیہ یا خاوند، بچوں اور رشتہ داروں پر اپنے مسلمات اور زندگی کے تاثرات کا مظاہرہ کرے اُنہیں خداوند مسیح کے پاس لائے۔ اُس کا گھر مسیحی خوشی اور اطمینان کا ایک مرکز ہونا چاہیئے۔ وہاں میاں اور بیوی کے درمیان محبت، مطابقت اور سمجھداری پائی جانی چاہیئے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کے نظریات کا احترام کریں۔ اگر خاوند اپنی بیوی سے بدسلوکی کرتا

ہے یا اگر بیوی نافرمانبردار، بدتہذیب اور گستاخ ہے یا اگر وہ آپس میں جھگڑتے ہیں تو بچے ضرور اپنے والدین کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔ اس قسم کا رویہ خاندانی زندگی کی محبت کے ڈوروں کو توڑ دیتا ہے اور پڑوسیوں کے لئے مسیحی زندگی کے خلاف ایک سنگِ راہ اور رکاوٹ بن جاتا ہے۔

جو مہمان یا ملاقاتی کسی مسیحی گھر میں آئے گا وہ وہاں چند نشانات پائے گا۔ اس گھر میں شاید مسیحی تصویریں یا کتابِ مُقدس کی آیات دیواروں پر آویزاں ہوں۔ وہاں کتابِ مُقدس کا ایک نسخہ ہوگا اور ممکن ہے کہ وہاں ایک گیت کی کتاب بھی ہو۔ وہ صاف اور ستھرا ہوگا۔ اور مہمان یا ملاقاتی جان جائے گا کہ اس خاندان کے اراکین خداوند مسیح کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔

کتابِ مُقدس کا مُطالعہ

وہ بلاناغہ کتابِ مُقدس کا مُطالعہ کرتا ہے۔

جس طرح ایک سپاہی اپنے ہتھیاروں سے روزانہ مشق کرتا ہے تاکہ وہ اپنی حفاظت کرے اور دشمن پر حملہ آور ہو بعینہٖ ایک شریکِ کلیسیا کا فرض ہے کہ وہ موجودہ زمانے میں جبکہ تاریکی کی قوتیں بڑے زور و شور سے مسیحیت کی بیخ کنی میں مصروفِ کار ہیں خدا کے پاک کلام کا مُطالعہ کرے۔ اُس سے تاکید کی گئی ہے کہ وہ سنجیدہ اور ہوشیار رہے۔ پولُس رسول اس سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں "اپنے آپ کو خدا کے سامنے مقبول اور ایسے کام کرنے والے کی طرح پیش کرنے کی کوشش کر جس کو شرمندہ ہونا نہ پڑے اور جو حق کے کلام کو درستی سے کام میں لاتا ہو۔" (۲ تیمتھیس ۲: ۱۵)

زندگی کے کُل تعلقات

ایلیشع ایک شریکِ کلیسیا ہے جو موضع پنجاور ضلع وزیرآباد کا باشندہ ہے۔ وہ روزانہ صبح و شام کتابِ مُقدس کے مطالعہ میں ایک لنگایت کو مدد دے رہا ہے جو حق کا متلاشی ہے۔ وہ بڑی سرگرمی سے کتابِ مُقدس کا مُطالعہ کرتا ہے تاکہ وہ اپنے لئے الٰہی مرضی کو معلوم کرے۔ یہ بات کتنی صادق ہے کہ "خدا کا کلام زندہ اور مؤثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور رُوح اور بند بند اور گُودے گُودے کو جُدا کر کے گزر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے۔" (عبرانیوں ۴: ۱۲)

ایک شریکِ کلیسیا اپنے سارے تعلقات و مراسم میں ایک مسیحی ثابت ہوتا ہے۔ اُس کے اپنے خاندان میں اس کا چال چلن اور رویہ اس کے پڑوسیوں رشتہ داروں اور اس کی برادری، گاؤں یا شہر کے لوگوں کے سامنے اُس کی اصلی تصویرِ زندگی پیش کرتا ہے۔ وہ بازار میں یا سفر کی حالت میں جب وہ سڑک سوار ہوکر کسی بھی سمت میں جاتا ہے تو وہ راستباز مسیحی ہے۔

وہ روزمرہ کی زندگی میں اپنے آپ کو ایک مسیحی ثابت کرتا ہے

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو نور سے تشبیہ دی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا "تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے بڑائی کریں۔" (متی ۵: ۱۶) لہٰذا خداوند مسیح کے شاگرد ہونے کی حیثیت سے ایک شریکِ کلیسیا کا فرض ہے کہ

وُہ مذکورہ بالا مسیحی معاش کی روشنی کو اپنی روزانہ زندگی میں ظاہر کرے۔ ایک مزدور، محرر، دوکاندار یا کوئی پیشہ ور ہونے کی حیثیت سے اُسے چاہیئے کہ اپنے کام کو پُوری ایمانداری سے سرانجام دے یعنی اس کا مطلب یہ نکلا کہ اُسے ایماندار بننا چاہیئے (کام کے وقت کے بارے میں) نیز اُسے چاہیئے کہ سنجیدہ اور وفادار بنے اور اپنی بہترین کوشش سے دُوسرے لوگوں سے اعتماد اور تنظیم حاصل کرے۔

ضرورت سے زیادہ

ایک شریک کلیسیا اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ خُدا نے اُسے اس دنیا میں اس غرض کے لئے بھیجا ہے کہ وُہ اُس کے وسیلے ایک مقصد کو پُورا کرے۔ اس خیال کو مدِ نظر رکھتے ہُوئے وُہ اپنے خاص فرض میں منہمک ہو جاتا ہے۔ وُہ اپنے مقررہ فرض کو محض اس غرض سے بجا نہیں لاتا کہ وُہ اس کام کے صلے میں تنخواہ پاتا ہے یا یہ اُس کا فرضِ منصبی ہے کہ وُہ اس کام کو کرے بلکہ وُہ اس کام کو اس لئے سرانجام دیتا ہے کہ وُہ خُدا کے مقصد کو اپنے ذریعہ پُورا کرے۔ لہٰذا اُس کا کام منٹوں اور گھنٹوں ہی میں محدُود نہیں۔ وُہ نہ ہی اپنا مقررہ کام پُورا کرنے کے بعد بیکار بیٹھتا ہے۔ بلکہ ہر وقت اپنے ہمخدمتوں کی دستگیری کرتا ہے۔ وُہ اپنے کام میں ہر دم اپنی رُوح، عقل اور قوّت کو صرف کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو وُہ بہترین نتیجہ حاصل کرے۔

مسیحی معیار

ایک مخصُوص شدہ شریکِ کلیسیا ہر قسم کی بدی کا مقابلہ بڑے استقلال کے ساتھ کرتا ہے اور اپنی خدمت کا ایک بلند

پایہ معیار قائم کرتا ہے۔ ایک مسیحی نوجوان نے ایک اعلیٰ عہدے کو ترک کر دیا، جس سے اُس کو سخت مالی نقصان پہنچا اور اُس کی شہرت اور اختیار و اقتدار جاتا رہا۔ اُس نے یہ قدم اس غرض سے لیا کیونکہ اُس نے ایک عدالتی مقدمے میں جھُوٹ بولنے سے انکار کیا تھا۔

زندہ دلی

ایک شریک کلیسیا جو خُداوند مسیح کو جانتا ہے مسرُور اور ہشاش بشاش رہتا ہے۔ لہٰذا وُہ اپنی خوشی اور زندہ دلی سے اپنے کاروبار کے مرکز پر ایک خوش دل فضا پیدا کرتا ہے

اعلیٰ اصُول

ایک شریک کلیسیا اپنے کاروبار کے مرکز پر پُوری ایمانداری، تعاون کاملیت، وقت کی پابندی اور خُوش خلقی کا مظاہرہ کر کے ایک انقلابِ عظیم پیدا کرتا ہے۔ ان تاثرات سے وُہ اپنے مرکز کا ماحول زیادہ بہتر اور خُوشگوار بنا دیتا ہے۔

مغربی ہندوستان کا ایک شریکِ کلیسیا کسی دفتر میں ملازم تھا جب اُسے ایک نئے محکمہ میں منتقل کیا گیا تو اُسے معلوم ہُوا کہ اُس کا سابق عہدہ دار چند غلط اور جعلی دستورات کو عمل میں لاتا رہا تھا جب اُس نے اس بات کو واضح کر دیا کہ وُہ اس قسم کی غلط کاریوں کو مستقبل میں نہیں ہونے دے گا تو افسرانِ بالا نے اُس کے سب سے اچھے محاسب کو اُس سے ہٹا لیا اور ایک نیا غیر تربیت یافتہ کارندہ اُس کی تحویل میں دیا کہ وُہ لاکھوں روپے کے حساب کتاب کا حساب کرے۔ اس مسیحی خادم نے اس معاملہ کے متعلق بڑی جگر سوزی سے دُعائیں کیں کیونکہ اُس کی ملازمت کا کام ناقابلِ عمل تھا۔ اُس کے نئے آدمی نے اپنے کام کو

بہت جلدی سیکھ لیا اور وُہ قابلِ اعتماد اور بے حد لائق ثابت ہُوا۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس مسیحی خادم کو اپنے نئے غیر تربیت یافتہ محاسب کے ہاتھوں میں سب حساب کتاب رکھنے میں کوئی تشویش نہ رہی۔

وُہ کلیسیا اور اُسکے رُوحانی پیشواؤں کے لئے عزّت و احترام کا مظاہرہ کرتا ہے۔

عزّت و احترام

اس انقلابی دور میں جب ماتحت عہدہ دار اپنے اعلےٰ حکام کی گستاخی کرتے ہیں اور اُن کے احکام کے خلاف ہڑتالوں کا مظاہرہ کرتے ہیں تو ایسے حالات میں ایک مسیحی کارندے سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وُہ اپنا بہترین نمونہ پیش کرے۔ کتابِ مُقدّس میں ہم پڑھتے ہیں کہ:-

"خُداوند کی خاطر انسان کے ایک انتظام کے تابع رہو" (۱پطرس ۲:۱۳)

کتابِ مُقدّس میں یہ بھی لکھا ہے:-

"تُم بھی بزرگوں کے تابع رہو" (۱پطرس ۵:۵)

وُہ کبھی بھی اپنے پاسبان یا رُوحانی پیشوا کے ساتھ گستاخی سے پیش نہیں آتا بلکہ وُہ اُن کے دیئے ہُوئے پروگرام پر بے چون وچرا عمل کرتا ہے۔ اور کلیسیائی معاملات میں اُن کے فیصلہ کی تعظیم کرتا ہے۔

وُہ دہ یکی دیتا ہے

خُدا کا وعدہ

وہ جو خدمت سرانجام دے کر خُدا کی برکت کا متلاشی و

منتظر رہتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وُہ یہ کام کیونکر کرتا ہے؟ جواب میں عرض ہے کہ وُہ خُدا کے معیار کے مطابق دہ یکی دیتا ہے اور یُوں وُہ خُدا کے وعدہ کو پرکھتا ہے جس نے فرمایا ہے:-

"پُوری دہ یکی ذخیرہ خانہ میں لاؤ تاکہ میرے گھر میں خوراک ہو اور اسی سے میرا امتحان کرو۔ ربّ الافواج فرماتا ہے کہ میں تُم پر آسمان کے دریچوں کو کھول کر برکت برساتا ہُوں کہ نہیں یہاں تک کہ تُمہارے پاس اس کے لئے جگہ نہ رہے۔"

(ملاکی ۳: ۱۰)

اس کا یہ ایمان ہے کہ اگر خُداوند مسیح کے سب شاگرد دہ یکی کے متعلق الٰہی اصُول پر کاربند ہوں تو کلیسیائے ہند ایک خُود کفیل کلیسیا بن جائے گی۔ خُدا کے اس وعدے پر ایمان رکھتے ہُوئے وُہ خُوشی خُوشی بغیر کسی شرط کے دہ یکی دیتا ہے۔

ایک مسیحی لیڈر جس کا نام پرکاشم (PARKASHAM) ہے ایک چھوٹی سی دکان کو چلا رہا ہے۔ ہر مہینے کے آخر میں وُہ اپنے حسابات کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور دکان کے نفع میں سے وُہ اپنی دہ یکی علیحدہ کرتا ہے۔ یہ روپیہ وُہ پاسبان کی پرورش کے لئے کلیسیا کے منتظمین کے سپرد کرتا ہے۔

حیدر آباد کے ضلع دینتا ہاٹ کی رہنے والی آشما (ASHAMMA) نامی خاتون نے اپنی اراضی کا دسواں حصہ خُدا کو دے رکھا ہے اور یہ ٹکڑا "خُدا کے ایکڑ" کے نام سے موسُوم ہے۔

یہ اراضی پاسبان کی پرورش کے لئے مخصوص ہے۔ آشما اس زمین کو

کو جوتتی ہے، بیج بوتی ہے، فصل کی دیکھ بھال کرتی ہے اور فصل کاٹتی ہے بعد ازاں وہ اس کا اناج پاسبان کو بھیجتی ہے۔

وہ اپنے مسیحی مسلمات کو مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے

زمین کا نمک خداوند یسوع مسیح نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہے "تم زمین کے نمک ہو"۔ (متی ۵:۱۳)

ایک مسیحی اس زمین کا نمک ہے۔ وہ جہاں کہیں جاتا ہے ایک صحت افزا ماحول پیدا کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ کوشاں رہتا ہے کہ اپنی جماعت یا برادری میں ایک نئی زندگی یا نئی روح پھونکے جب کبھی بدی کی قوتیں اُسے آمادہ کرتی ہیں کہ وہ بے ایمانی کی قوتوں کو اپنے لین دین کے معاملہ میں استعمال کرے، مثلاً جھوٹے فردِ حساب تیار کرنا، رشوت دینا، دغا بازی کرنا، جھوٹی گواہی دینا، یا دروغ گوئی کرنا۔ تو ایسے معاملات میں وہ کسی شخص کی کوئی بات نہیں مانتا اور اپنے مسیحی مسلمات کو تھامے رکھتا ہے خواہ اُس کا نتیجہ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ وہ ثابت قدم رہتا ہے اور اپنے فرائض کو ایمانداری سے بجا لاتا ہے جب وہ اپنی وفاداری اور حکام کے لئے فرمانبرداری اور فرض شناسی ظاہر کرتا ہے تو یقیناً وہ باضابطہ طریق سے اپنے مناسب مطالبات کو حاصل بھی کرتا ہے یسوع بنگال میں گورنمنٹ کے ایک دفتر کے ایک نوجوان کو ہڑتال میں شامل ہونے کے لئے بلایا گیا۔ اُس نے اپنے مسیحی اصول کی بناء پر ہڑتال میں شامل ہونے سے انکار کر دیا اور مخالفین کے دباؤ کی مزاحمت کی اور جسمانی اذیت کی دھمکی کا مقابلہ۔

کیا اور اپنے اصول پر ثابت قدمی سے قائم رہا۔ چند لوگوں نے اُس سے نفرت کا اظہار بھی کیا۔ اکثر لوگوں کی نگاہوں میں اُس نے غیر معمولی نیک نامی حاصل کی آج لوگ اُس نوجوان پر بہت زیادہ اعتماد کرتے ہیں۔

وہ ایک مبشّر ہے

ہر شریک کلیسیا مبشّر ہے وہ اپنے مسیحی تجربہ کو بڑی گرمجوشی سے ہر ایک شخص کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وہ روحوں کو موہ لیتا ہے جیسا کہ کلامِ مقدس میں مرقوم ہے "اور جو دانشمند ہے دلوں کو موہ لیتا ہے"۔ (امثال ۱۱:۳۰) وہ اپنی شخصی گواہی سے روحوں کو فتح کرتا ہے۔ اُس کا کردار خداوند یسوع کے ہمشکل ہے۔ یوں عوام اُس کی طرف کھنچے جاتے ہیں اور وہ اُس کی مانند بننے کے متمنی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے تمام افعال میں، اپنے خاندان میں، اپنی برادری کے اندر، سڑکوں پر، اپنے دفتر میں اور اپنے کھیت میں خداوند یسوع مسیح کا مظاہرہ کرتا ہے۔ دولت مسیح خشکی میں رہتا تھا اور اپنے باپ کا پہلوٹھا بیٹا تھا۔ جب وہ تیرہ ۱۳ سال کا ہُوا تو اُس کا باپ فوت ہو گیا۔ اب اُسے اپنے خاندان میں اپنے باپ کی ذمہ داریوں کو اُٹھانا پڑا۔ اُس نے اپنے بھائی دبھیا (DHBIYA) کو زور دیا کہ وہ مدرسہ میں جائے۔ اُس گاؤں میں دبھیا ہی ایک ایسا شخص تھا جسے پڑھنے لکھنے کی شُد بُد تھی۔ ایک روز ایک مناد اُس کے پاس موازنہ مذاہب پر ایک رسالہ چھوڑ گیا۔ دبھیا نے اس رسالے کو پڑھا۔

دولت مسیح کچھ مدت کے بعد وہ بیمار پڑ گیا اور المورا کے مشن ہسپتال میں رہا اور مسیحی ہو گیا۔ دولت مسیح اور اُس کے گھرانے کے

لوگوں نے اُس کے اس فعل کو بے حد غیر موزوں قرار دیا جب دولت مسیح کی بیوی کا انتقال ہُوا تب اُنہوں نے دیبیا کو واپس گھر آنے کی اجازت دی۔ دولت کا ایمان جو اُس کے گاؤں کے دیوتاؤں پر تھا ہچکولے کھانے لگا۔ اسی اثنا میں امریکہ کے ایک مشنری نے اُس کے دو لڑکوں کو جو اسکول میں داخل ہونے کے لائق تھے اسکول میں داخل کرنے کی پیشکش کی۔ مشنری صاحب کی اس فکر و تشویش کے جذبہ نے دولت کے دل پر اثر کیا۔ اور وُہ ان لڑکوں کو اسکول میں بھیجنے کے لئے رضامند ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد دولت مسیح نے خُداوند مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا اور اُس کے گانے جو پہلے دیوتاؤں کی پُوجا پاٹ میں رہنمائی کیا کرتے تھے اب خُداوند مسیح کی حمد و ستائش میں منتقل ہو گئے۔ زندگی کے آخری سانس تک دولت خُداوند مسیح کی حمد و تعریف میں رطب اللسان رہا۔ وُہ خُداوند کی تمجید میں گرما گرم گانے گاتا رہا۔ اُس نے خُداوند مسیح کو اپنے دل میں غیر مشروط طریق سے قبول کر لیا تھا۔

کوہر نرسما

ہم قارئین کرام کے سامنے کوہر نرسما (KOHIRNARSAMMA) کا کچھ احوال پیش کیا چاہتے ہیں۔ تقریباً چالیس سال کا عرصہ گزرا ہو گا کہ پہلا مسیحی مبشر خُداوند مسیح کی خوشخبری کا پیغام لے کر ہریجنوں کی برادری میں گیا۔ تب نرسما، پوشما دیوی[1] کی ایک سرگرم پجارن تھی۔ نرسما نے حقارت اور غصہ سے مسیحی مبشر کو بے حد ذلیل کیا اور اُس سے کہا "یہاں سے نکل جاؤ! اور اپنے مسیح کو ہمارے ہاں مت لاؤ۔ ہمارے پاس پوشما دیوی موجود ہے جو ہمیں ہر قسم کے خطرات سے بچا سکتی ہے"۔

[1] GODDESS POSHAMMA

کچھ عرصہ کے بعد ایسا ہُوا کہ نرسما کی دو پوتیوں نے مبشر ندکو کے مدرسہ میں حاضر ہونا اور اتوار کی نمازوں میں شامل ہونا شروع کر دیا۔ انہوں نے خُداوند کی کہانیوں اور گیتوں سے، جو وُہ اسکول میں سیکھا کرتی تھیں، نانی اماں کا دل بہلانا شروع کیا۔ بچوں کی زبان اور چال ڈھال میں ایک بڑی بھاری تبدیلی دیکھ کر نرسما نے اپنے دل میں سوچا "اگر مسیح میری پوتیوں کے دلوں کو تبدیل کر سکتا ہے تو ممکن ہے کہ وُہ میری زندگی کو بھی بدل دے"۔

اس فیصلے کے بعد وُہ اسکول اور گرجا گھر میں جاتی رہی اور خُداوند مسیح کے متعلق سیکھتی رہی۔ آخر کار اُس نے خُداوند مسیح کو (اپنا نجات دہندہ) قبول کر لیا اور اُسے بپتسمہ دیا گیا۔ اب اُس کی زندگی کا دستور العمل یہ ہو گیا کہ وُہ اپنے ارد گرد کے دیہاتوں میں جاتی اور وہاں کے لوگوں کو خُداوند مسیح کا جانفزا پیغام سناتی۔ اُس کی گواہی سے سینکڑوں لوگ خُداوند مسیح کے نجات بخش قدموں تک لائے گئے اور انہیں بپتسمہ دیا گیا۔ موضع کوہر (KOHIR) کے قرب و جوار کے دیہاتی لوگ اُس کے بشارتی شوق اور جوش کا تذکرہ کرتے ہیں۔ اُس کے متعلق یہی خیال کیا جاتا ہے کہ وُہ زمانۂ حال کی سامری عورت ہے جو اپنے بہت سے پڑوسیوں کو نئی زندگی کے چشمہ تک لاتی۔

الیشع

کنگشارام کے گاؤں میں ایک جیتا جاگتا، گواہی دینے والا مسیحی رہتا ہے جس کا نام الیشع ہے۔ اُس نے اپنے دیہاتی مسیحی مدرسہ میں اپنی ابتدائی تعلیم کو ختم کیا تھا۔ وُہ کتاب مُقدس اور تلنگو کُتب کو بڑی خوش اسلوبی سے پڑھتا ہے۔ وُہ تین سال تک بلا تقرر خُداوند کے تربیتی اور اردلی

میں حاضر ہوتا رہا اور اپنے سلسلۂ اسباق کو ختم کر کے اپنی سند حاصل کی۔ وہ جہاں کہیں جاتا ہے اپنے ہمراہ تیلگو عہدِ جدید اور ایک گیت کی کتاب اُٹھائے رکھتا ہے۔ وہ لوگوں کو انجیل پڑھ کر سُناتا ہے اور اپنی شخصی گواہی دیتا ہے۔ وہ ہر ہفتہ کے روز کسی قریبی گاؤں میں جاتا ہے اور وہاں کے مسیحیوں کی نماز میں رہنمائی کرتا ہے۔ آجکل وہ ایک لنگایت کے گھر میں بھی آتا جاتا ہے اور اُسے کتابِ مقدس کی تحقیق و تحصیل میں مدد دیتا ہے۔ یہ لنگایت تیار ہے کہ خداوند مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرے۔ گاؤں کے عہدہ دار اُسے ڈراتے دھمکاتے ہیں کہ اگر وہ مسیح کے نقشِ قدم پر چلنے کے لئے اصرار کرے گا تو وہ اُس کو گاؤں سے نکال دیں گے اور اُس کی اراضی پر قبضہ جمالیں گے۔ لنگایت مذکور اُن کو بتاتا ہے کہ:

"مسیح نے مجھ کو گناہ کی سب بندشوں سے بچالیا ہے اور مسیح کے لوگوں نے مجھے زیورِ علم سے مزیّن کیا ہے اور اُنہوں نے مجھے شاہراہِ زندگی دکھائی ہے۔ میں مسیح کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا۔ اگر آپ مجھ کو میرے گاؤں سے نکال بھی دیں اور میرے کھیتوں پر قبضہ جمالیں تو بھی آپ مسیح کو میری زندگی میں سے نکال نہیں سکتے۔ مسیح میرے دل میں بستا ہے۔"

افیع ایک وسیع القلب شریکِ کلیسیا ہے۔ وہ اپنے کھیت کے حاصل سے جنس کی صورت میں دہ یکی دیتا ہے اور خدا کے کام کے لئے پچاس روپے سالانہ نذر کرتا ہے۔ دراصل وہ اپنے گاؤں میں خداوند مسیح کا ایک زندہ گواہ ہے۔

شنکر پا

شری پی۔ شنکر پا جنوبی ہند کا نمایاں حیثیت کا شریکِ کلیسیا ہے۔ وہ ایک اَن پڑھ شخص ہے لیکن یہ چیز اُس کے کام میں خداوند

مسیح کے لئے رُوحیں جیتنے کے کام میں حائل نہیں ہوتی۔ اُس کی شخصی مسیحی گواہی اور کلیسیائی کام میں سرگرمی کا مظاہرہ کرنے کے باعث اب اُس کے گاؤں میں ایک دواخانہ، ایک گرجا اور ایک مدرسہ بن چکے ہیں۔

شنکر پا لوگوں سے خداوند یسوع مسیح کے متعلق بات چیت کرتا ہے اور اُنہیں اُس کے پاک قدموں تک لاتا ہے۔ رُوحوں کو فتح کرنے کے لئے وہ کوئی موقع ضائع نہیں کرتا۔

باب سوم

کلیسیائی رہنما کے فرائض اور ذمہ داریاں

ایک قابلِ اعتماد شریکِ کلیسیا ہونے کے علاوہ جسکی ذمہ داریوں کا تذکرہ ہم نے تجاویز کی صورت میں گذشتہ باب میں کیا ہے، رہنمائی کے کام کے لئے اُس کی چند ضمنی ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں۔ کتاب کے اس باب میں ہم کوشش کریں گے کہ چند ایسی ذمہ داریوں کی طرف اشارہ کریں۔ آپ پر یہ نکتہ واضح ہو جائے گا کہ اُس کی قیادت یا رہنمائی کا تعلق اُس کی حیثیت یا مرتبے سے نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اُس کا تعلق اُس کی خدمت اور نمونہ (یعنی مشق) میں ظاہر

ہونا لازمی ہے۔

وہ پاسبان سے تعاون کرتا ہے

ایک رہنما یا لیڈر کلیسیا کی تمام سرگرمیوں میں اپنے پاسبان کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔ وہ پاسبان کے خلاف کوئی قدم نہیں اُٹھاتا بلکہ وہ اُس سے پورا اتحاد کرتا ہے۔ خُدا کی کلیسیا کا ایک وفادار اور راست باز رُکن ہونے کی حیثیت سے وہ کبھی بھی اپنی ذمہ داریوں کے لئے مذہبی خاموشی اختیار کرے گا اور نہ ہی اُن کی دلچسپیوں میں حصہ لینے سے مُنہ موڑے گا۔ اس کے برعکس وہ پاسبان کی مدد کرے گا کہ وہ دعائیہ اجلاس کی ہری ہری چراگاہوں میں اور کتابِ مقدس کے مطالعہ کی جماعتوں میں جہاں رُوحانی زندگی کو گہرا کرنے کے لئے حیاتین دستیاب ہوتے ہیں اپنی بھیڑوں کی خبر گیری کرے۔ وہ اُس کے گلّے کی بھیڑوں سے جان پہچان پیدا کرنے کی غرض سے اُن کے گھروں میں جاتا ہے کہ اُن سے ملاقات کرے۔ اُن کے ساتھ مل کر دُعا کرتا ہے اور اُن کے کانوں میں اطمینان کے الفاظ ڈالتا ہے یا اُنہیں پند و نصیحت کرکے وہ کوشش کرتا ہے کہ اُن کی زندگی کے حصول کے لئے ایک نئی اُمید اور ایمان پیدا کرے۔

وہ سنڈے اسکول کے کام میں مدد دیتا ہے

سنڈے اسکول کو بلا تقرر رہنما کی امداد کی ضرورت ہے۔ وہ سنڈے اسکول کے وسیلے کلام اللہ کی تعلیم دینے کے لئے راہ نکال لیتا ہے۔

علاوہ ازیں اُسے بہت سے لوگوں ——— سے ملنے کا اتفاق ہوتا

رہتا ہے جن کو وہ کسی دوسرے وقت میں نہیں مل سکتا۔ سنڈے اسکول میں وہ بہت سے لوگوں کی مدد کر سکتا ہے کہ وہ مسیحی بننے کی پوری سمجھ حاصل کریں۔

سوامی داس کی طرح بہت سے لیڈر ہیں جو سنڈے اسکول چلانے میں پاسبان کی امداد کرتے ہیں جب پاسبان غیر حاضر ہوتا ہے تو سوامی داس جوانوں کی جماعت کو تعلیم دیتا ہے

کلیسیائی جائداد کی نگہداشت

زبور نویس نے فرمایا ہے "خُداوند اپنی مقدس ہیکل میں ہے" (زبور ۱۱: ۴)

بلا تقرر خادم خُدا پاک کا ایک مخلص عابد ہے۔ وہ اس بات پر فخر کرتا ہے کہ گرجے کی عمارت یعنی مقدس گھر کو صاف و ستھرا رکھے۔ وہ اپنی کمائی کے ایک حصہ کو گرجا گھر کی مرمت کے لئے خرچ کرنا باعث فخر سمجھتا ہے۔ وہ شرکائے کلیسیا کو آمادہ کرتا ہے کہ وہ گرجا گھر کی نگہداشت کے لئے اپنا پُورا پُورا چندہ دیں۔ وہ اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ گرجا کی عمارت ہر وقت صاف رہے۔

المورا کلیسیا کے پاسبان نے ایک اتوار کو یہ اعلان کیا کہ اُسے قبرستان کی صفائی کے لئے رضا کاروں کی ضرورت ہے۔ ابھی ایک ہفتہ ہی گزرا ہوگا کہ شرکائے کلیسیا کے ایک گروہ نے جو نوجوانوں پر مشتمل تھا، ایک ٹیم منظم کی اور مذکورہ بالا قبرستان کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا۔

اکامہ ہو فیع کو ہیر کا ایک شریک کلیسیا ہے۔ وہ اس بات پر بے حد فخر کرتا ہے کہ وہ ہر صبح اپنے گرجے کی صفائی کرتا ہے اور ہر ہفتہ کو اس کے

فرش پر گوارا کرتا ہے۔

خدمت و اعانت

وہ شرکائے کلیسیا کی رُوحانی زندگی کو گہرا کرنے میں کوشاں رہتا ہے۔

جس شریکِ کلیسیا کی زندگی کا جام پاک رُوح سے لبریز ہوتا ہے وُہ اپنے بھائی کا مُحافظ و مددگار ہوتا ہے۔ وُہ اُس چراغ کی طرح نہیں ہوتا جو پیمانے کے نیچے رکھا ہے بلکہ وُہ اُس چراغ کی طرح ہے جو چراغ دان پر رکھا ہے اور گھر کے رہنے والوں اور اردگرد کے سب لوگوں کو روشنی دیتا ہے۔ وُہ خُود غرض نہیں کہ رُوحانی نعمتوں کو اپنے ہی لئے رکھ چھوڑے۔ وُہ ان نعمتوں کو خدمت و اعانت میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بانٹتا ہے مثلاً بشارتی خدمات شخصی بشارت، انجیلی جتھوں کا اہتمام کرنا، کتابِ مُقدّس کے مطالعہ کی جماعتیں اور ملاقات برائے بشارت۔

وُہ اپنی برادری کے ہر ایک رُکن سے بڑے جوش و خروش کے ساتھ ملاقات کرتا ہے تاکہ شخصی گواہی دیکر رُوحوں کو فتح کرے۔ وُہ زمانۂ قدیم کے اندھے کی طرح کہتا ہے۔

"ایک بات جانتا ہُوں کہ مَیں اندھا تھا اب بینا ہُوں" (یُوحنّا ۹:۲۵)

جو لوگ اپنے رہنماؤں کی زندگی میں کوئی بڑی تبدیلی دیکھتے ہیں وُہ لازماً مقناطیسی کشش سے خُداوند یسُوع مسیح کی طرف کھنچے جاتے ہیں اور وُہ اُسے اپنا نجات دہندہ قبول کر لیتے ہیں۔

شخصی گواہی

نرسس کے ساؤل کی طرح سائدالاپُورم[1] وُرونا خُداوند مسیح

اور اُس کی کلیسیا کا مخالف تھا۔ وُہ اپنی ذات کے لوگوں کے لئے ہَوّا بنا ہوا تھا اور اُنہیں روکتا تھا کہ وُہ خُداوند مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول نہ کریں لیکن جب خُداوند یسُوع مسیح اُس کے دل پر مُسلّط ہو گیا تو اُس نے اپنا دل اُس کے سُپرد کر دیا اور اُسے اپنا مُنجّی و شافی تسلیم کر لیا۔ اب وُہ لوگوں کو اپنی شخصی گواہی کے وسیلے خُداوند مسیح کے پاس لاتا ہے۔ اگرچہ وُہ ایک بوڑھا آدمی ہے تاہم وُہ خُداوند مسیح کے لئے اپنے جوش و خروش کے بل بوتے پر جوان ہے۔ وُہ اپنے گاؤں میں اپنی برادری کی حفاظت اور نگہداشت کرتا ہے۔

نرسما ایک اور دیہاتی خادم ہے جو کوٹی گری ضلع یادگری کا باشندہ تھا۔ وُہ مرض الموت کا شکار ہو گیا۔ اُس کا خُداوند مسیح پر پکّا ایمان تھا۔ ایسی حالت میں اُس نے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو اجازت نہ دی کہ وُہ اُس کے لئے کسی قسم کے منتر جنتر کریں۔ اُس کا دُعا پر ایمان تھا۔ چنانچہ اُس نے اپنے علاقہ کے مناد کو درخواست کی کہ وُہ اس کے گھر میں صُبح و شام دُعائیہ جلسوں کا اہتمام کرے۔ اُس نے اپنی بائبل اپنے تکیے کے نیچے رکھ لی تھی۔ ایک صُبح بوقت تین بجے اُس نے مناد کو بلوایا اور اُس سے درخواست کی کہ وُہ اُس کے لئے دُعا کرے۔ دُعا کے بعد اُس کے لبوں سے یہ الفاظ نکلے۔

"آمین۔ جے مسیح!" اور وُہ خُداوند مسیح میں سو گیا۔ اُس کی گواہی اُس کی برادری کے لئے بے حد مؤثر ثابت ہُوئی۔

عثمان آباد[1] میں ایک نیچ ذات کی برادری کا مسیحی رہتا تھا۔ وُہ اپنے گاؤں

کے نمبردار کو جو اُونچی ذات کا تھا بپتسمہ دلانے کے لئے لایا۔ وہ دوستی اور شخصی گواہی کی بدولت نمبردار مذکور کو خُداوند مسیح کے لئے جیتنے میں کامیاب ہُوا۔

محنتی

وہ ایک قابلِ تقلید مسیحی کردار کا مالک ہوتا ہے۔

وہ خُداوند مسیح کی کلیسیا کا ایک شریک ہونے کی حیثیت سے کوشاں رہتا ہے کہ اپنے روزانہ فرائض کو پُورا کرنے میں کامل اور لائق ثابت ہو۔ ہمارے خُداوند نے فرمایا ہے:۔

"تُم کامل ہو جیسا تُمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔" (متی ۵ :۴۸)

وُہ جفاکش انسان ہے اور محنت سے کام کرتا ہے۔ وُہ دستکارانہ محنت و مشقت سے شرمسار نہیں ہوتا۔ وُہ ایمانداری اور مستعدی سے کام کرتا ہے تاکہ اپنی روز کی روٹی کمائے۔ وُہ مقدس پولُس رسُول کے الفاظ کا پابند رہتا ہے "کہ جسے محنت کرنا منظور نہ ہو وُہ کھانے بھی نہ پائے۔" (۲ تھسلنیکیوں ۳ : ۱۰) وُہ اپنی محنت سے دوسروں میں تخلیقی تحریک پیدا کرتا ہے اور اُن کی امداد کرتا ہے کہ وُہ اُس غربت پر فتح حاصل کریں جو ہماری جماعت اور ہمارے ملک میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ وُہ اپنے فرائض کو پُورا کرنے میں پابندِ وقت رہتا ہے۔

فرمانبردار

وُہ فرمانبردار اور تربیت یافتہ کارندہ ہے۔

کلام پاک میں مرقوم ہے کہ "فرمانبرداری قُربانی چڑھانے سے بہتر ہے۔" خُداوند یسُوع مسیح اپنے آسمانی باپ کے حق میں فرمانبردار تھا یہاں تک کہ وُہ دردناک موت تک فرمانبردار رہا۔ وُہ اپنے حاکموں اور کلیسیا

کے حاکموں کی اطاعت کرتا ہے۔

شائستہ

شائستگی ایک شریف زادے کی مُہرِ تصدیق کہلاتی ہے۔ وُہ اس بات پر کوشاں رہتا ہے کہ متواتر سب لوگوں کے سامنے شریف انسان ثابت ہو۔ وُہ مسلسل خلیق رہتا ہے اور اپنے چال چلن میں جفاکش، پابندِ وقت، فرمانبردار، تربیت یافتہ اور مُہذب بن کر اپنی زندگی اور کردار میں خُداوند مسیح کی گواہی دیتا ہے۔

ایمان دار

اُس کا فرض ہے کہ کلیسیائی مالیات کا بوجھ اُٹھائے۔

اُسے حننیاہ اور سفیرہ کی طرح کلیسیائی مالیات کی مُہتممی میں بے ایمانی کی آزمائش کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ وُہ ایک خادم کی حیثیت سے پاک رُوح کے زیرِ اثر مالیات کا کڑا حساب کتاب رکھتا ہے اور اس نوعیت کی آزمائش پر فتح حاصل کرتا ہے۔ وُہ دیگر لوگوں کی امداد کرتا ہے کہ وُہ ایماندار بنیں۔

وُہ مسیحی رسُوم کے وسیلے گواہی دیتا ہے

ایک بلند تخیل شریکِ کلیسیا غیر مسیحی رسُوم کی جگہ مسیحی رسُوم کو قائم کرتا ہے۔ وُہ مسیحیوں کو ان رسُوم میں شامل ہونے سے رُوکتا ہے جو مسیحیت کے خلاف ہیں اور وُہ مسیحی رسُوم کی پابندی پر زور دیتا ہے۔ اس قسم کی رسمی پابندیاں ان رسُوم کی جگہ لے سکتی ہیں جو مسیحیت کے خلاف ہیں یا اُن کے مطابق ہو سکتی ہیں۔ چند مشہور و معروف مسیحی رسُوم مندرجہ ذیل مواقع پر منائی جاتی ہیں:۔

میلادُالمسیح یا کرسمس، نیا سال، لینٹ یا روزوں کے ایام، مبارک جمعہ،

کے نمبردار کو جو اُونچی ذات کا تھا بپتسمہ دلانے کے لئے لایا۔ وہ دوستی اور شخصی گواہی کی بدولت نمبردار مذکور کو خداوند مسیح کے لئے جیتنے میں کامیاب ہوا۔

محنتی

وہ ایک قابلِ تقلید مسیحی کردار کا مالک ہوتا ہے۔

وہ خداوند مسیح کی کلیسیا کا ایک شریک ہونے کی حیثیت سے کوشاں رہتا ہے کہ اپنے روزانہ فرائض کو پورا کرنے میں کامل اور لائق ثابت ہو۔ ہمارے خداوند نے فرمایا ہے:۔

"تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔" (متی ۵ : ۴۸)

وہ جفاکش انسان ہے اور محنت سے کام کرتا ہے۔ وہ دستکارانہ محنت و مشقت سے شرمسار نہیں ہوتا۔ وہ ایمانداری اور مستعدی سے کام کرتا ہے تاکہ اپنی روز کی روٹی کمائے۔ وہ مقدس پولوس رسول کے الفاظ کا پابند رہتا ہے "کہ جسے محنت کرنا منظور نہ ہو وہ کھانے بھی نہ پائے۔" (۲ تھسلنیکیوں ۳ : ۱۰) وہ اپنی محنت سے دوسروں میں تخلیقی تحریک پیدا کرتا ہے اور اُن کی امداد کرتا ہے کہ وہ اُس غربت پر فتح حاصل کریں جو ہماری جماعت اور ہمارے ملک میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ وہ اپنے فرائض کو پورا کرنے میں پابندِ وقت رہتا ہے۔

فرمانبردار

وہ فرمانبردار اور تربیت یافتہ کارندہ ہے۔

کلام پاک میں مرقوم ہے کہ "فرمانبرداری قربانی چڑھانے سے بہتر ہے۔" خداوند یسوع مسیح اپنے آسمانی باپ کے حق میں فرمانبردار تھا یہاں تک کہ وہ دردناک موت تک فرمانبردار رہا۔ وہ اپنے حاکموں اور کلیسیا کے حاکموں کی اطاعت کرتا ہے۔

شائستہ

شائستگی ایک شریف زادے کی مہرِ تصدیق کہلاتی ہے۔ وہ اس بات پر کوشاں رہتا ہے کہ متواتر سب لوگوں کے سامنے شریف انسان ثابت ہو۔ وہ مسلسل خلیق رہتا ہے اور اپنے چال چلن میں جفاکش، پابندِ وقت، فرمانبردار، تربیت یافتہ اور مہذب بن کر اپنی زندگی اور کردار میں خداوند مسیح کی گواہی دیتا ہے۔

ایمان دار

اُس کا فرض ہے کہ کلیسیائی مالیات کا بوجھ اُٹھائے۔

اُسے حننیاہ اور سفیرہ کی طرح کلیسیائی مالیات کی مہتممی میں بے ایمانی کی آزمائش کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ وہ ایک خادم کی حیثیت سے پاک رُوح کے زیرِ اثر مالیات کا کڑا احساب کتاب رکھتا ہے اور اس نوعیت کی آزمائش پر فتح حاصل کرتا ہے۔ وہ دیگر لوگوں کی امداد کرتا ہے کہ وہ ایماندار بنیں۔

وہ مسیحی رسُوم کے وسیلے گواہی دیتا ہے

ایک بلند تخیل شریکِ کلیسیا غیر مسیحی رسُوم کی جگہ مسیحی رسُوم کو قائم کرتا ہے۔ وہ مسیحیوں کو ان رسُوم میں شامل ہونے سے رُوکتا ہے جو مسیحیت کے خلاف ہیں اور وہ مسیحی رسُوم کی پابندی پر زور دیتا ہے۔ اس قسم کی رسمی پابندیاں ان رسُوم کی جگہ لے سکتی ہیں جو مسیحیت کے خلاف ہیں یا اُن کے مطابق ہو سکتی ہیں۔ چند مشہور و معروف مسیحی رسُوم مندرجہ ذیل مواقع پر منائی جاتی ہیں:۔

میلادالمسیح یا کرسمس، نیا سال، لینٹ یا روزوں کے ایام، مبارک جمعہ،

کھجور کا اتوار، عید قیامت یا ایسٹر، پنتکست، مسیحی ہوم کا ہفتہ، ماؤں کا دن، فصل شکرانہ والدین کا دن، تخصیص کی عبادتیں شکرانوں کی عبادتیں، عورتوں کا شکرانہ۔

گورکھپور میں شجرکاری کے دن (ARBOUR DAY) کو منانے کے لئے ایک خاص قسم کی مسیحی عبادت کو تیار کیا گیا ہے۔ اس دن ساری برادری کو مدعو کیا جاتا ہے۔ ایسے موقعوں پر مسیحی لوگ ساری برادری کے میزبان ہونے کے فرائض ادا کرتے ہیں۔

وُہ عبادتی اجلاس میں رہنمائی کرتا ہے

چونکہ لوگوں کو خداوند مسیح کے پاس لانے کے لئے عبادت ایک ضروری وسیلہ ہے لہٰذا عبادت کا محور خداوند مسیح ہونا لازمی ہے۔ عبادت کے ہر ایک حصّہ سے عابد کو یہ مدد ملنی چاہیئے کہ وہ خدا کو اپنے دل میں قبول کرے۔ عبادت کا یہ مقصد ہے کہ عابد خدا کو پہچانے اور اپنی ذاتی ضروریات کو بہترین طریق سے سمجھے اور انہیں خدا پاک کے حضور میں پیش کرے۔ عبادت کو معنی خیز بنانے کے لئے ایک بلاتقرّر رہنما بہت سا وقت اپنے آپ کو روحانی طور سے تیار کرنے میں صرف کرتا ہے چونکہ ذاتِ الٰہی پاک اور پوتر ہے لہٰذا عبادت گاہ کو بھی صاف و ستھرا رکھنا لازمی ہے۔ اس معاملہ میں ایک رہنما دوسروں کی ہمت افزائی کر سکتا ہے اور ان میں ایسی روحانی تاثیر پیدا کر سکتا ہے کہ وہ عبادت میں کتبِ مقدسہ کی تلاوت، جوابی تلاوتوں، دعاؤں اور گیتوں

کے گانے بجانے میں شامل ہوں۔

ترتیبِ عبادت ایک رہنما اپنی کلیسیا کی ترتیبِ عبادت کو استعمال کرتا ہے جس میں تعریف و تمجید، شکرانے، اعتراف، درخواست اور سفارشی دعا کا ہونا لازمی ہے۔

مُلکی طریقہائے عبادت وُہ ملکی طریقہائے عبادت کو رائج کرتا ہے۔ مثلاً عبادت کے وقت جوتے اور چپل اُتارنا۔ مردوں کا ننگے سر ہونا۔ عورتوں کا اپنے سروں کو ڈھانکنا، دعا کے وقت گھٹنے ٹیکنا، روپے پیسے یا اناج کی صورت میں نذرانے پیش کرنا۔

سادہ پیغام اس کے پیغام کا تعلق روزمرہ کے تجربات و ضروریات سے ہوتا ہے۔ ہمارا خداوند یسوع مسیح سادہ تمثیلات میں کلام پیش کرتا تھا اور اُس کی تمثیلات کا تعلق روزمرہ کے تجربات سے تھا۔

وُہ سماجی خدمت کرتا ہے

تعلیمِ بالغاں اُسے اپنے لوگوں کے سماجی مسائل کی بہت تشویش رہتی ہے۔ اگرچہ مسیحی برادری میں نوشت خواند کی قابلیت کا تناسب دیگر لوگوں سے کسی قدر بلند ہے تاہم تاحال یہ چنیر خاطر خواہ درجہ پر نہیں بلکہ محض ۲۵ سے ۳۰ فیصدی ہے۔ بالغوں کی تعلیم کے وسائل سے جو ڈاکٹر لوباخ کے طریقوں سے دی جاتی ہے، ایک بلاتقرّر لیڈر یا رہنما یہ نصب العین رکھتا ہے کہ ہر ایک شخص کسی دوسرے شخص کو پڑھائے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے وُہ بالغوں کی جماعت کی رہنمائی کرتا ہے اور لکھے پڑھے لوگوں کو آمادہ

کرتا ہے۔ کہ وہ دُوسروں کو پڑھائیں۔ نوشت و خواند کے ساتھ ساتھ لوگوں میں عقل و اخلاق اور تلاوت کی مشق بھی ہوتی رہتی ہے جو اصحاب اس کام میں دلچسپی رکھتے ہیں، وہ گشتی کتب خانوں کی بھی تنظیم کر سکتے ہیں۔

والدین کو تعلیم

وہ والدین کو متاثر کرتا ہے کہ وہ خود تعلیم حاصل کریں اور اپنے بچوں کو بھی تعلیم دیں اور انہیں مدرسہ میں داخل کرائیں۔

مُفلس و محتاج کی خبرداری

کلیسیا کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ مفلس و محتاج کی خبرداری کرے۔ اُس کا فرض ہے کہ بیواؤں، یتیموں، غریبوں، بوڑھوں اور بیماروں کو سنبھالے۔ بالفرض رہنما کو چاہیئے کہ جب کبھی ممکن ہو مذکورہ بالا لوگوں کو گروہوں میں تنظیم کرے اور انہیں صنعت و حرفت، دستکاری، کاتنا، سینا، سلائی کرنا اور دیگر مفید پیشے سکھائے، وہ لوگ ان پیشوں سے اپنا پیٹ بھر سکیں گے اور اپنا بوجھ اُٹھا سکیں گے۔ رہنما کا فرض ہے کہ وہ بیماروں کو طبی امداد و مشورہ دے کر اُن کی دستگیری کرے۔

صحت

ایک ہوشیار رہنما اپنے لوگوں کی مکمل صحت کا خواہاں ہوتا ہے اور انہیں حفظانِ صحت کے اصولات سمجھاتا ہے۔ ہم اُن میں سے چند باتوں کو ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

۱۔ روشن دان اور تازہ صحت بخش ہوا۔
۲۔ گھروں میں روشنی کا خاطر خواہ اہتمام
۳۔ دُھواں نہ دینے والے چولہے کا استعمال۔

۴۔ بور ہول یا فلش ٹٹی۔
۵۔ صاف پانی مہیا کرنا۔
۶۔ شخصی حفظانِ صحت (روزانہ نہانا، صاف سُتھرا لباس پہننا، دانتوں کو صاف کرنا)
۷۔ سادہ اور متوازن خوراک۔
۸۔ بیماری سے بچنے کے لئے ٹیکہ لگوانا۔

عوام کے مسائل حل کرنا

وہ عوام کے مسائل حل کرنے میں مدد دیتا ہے مثلاً موزوں شادیاں کرنا اور شادی کے اخراجات میں کفایت شعاری سے کام لینا۔ وہ لوگوں کو صلاح دیتا ہے کہ وہ اعتدال کے قوانین کا استعمال میں لائیں، وہ جسمانی اور اقتصادی نقطہ نظر سے شراب خوری کے بداثرات کو واضح کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو ذہن نشین کراتا ہے کہ وہ تہواروں کے موقع پر ناجائز اور بیکار اخراجات نہ کریں۔

دیگر الفاظ میں معاشرتی خدمت وہ خدمت ہے جو عوام کی امداد کے لئے اس غرض سے کی جاتی ہے کہ وہ اپنی مدد آپ کریں۔ یہ نہیں کہ اُن کے لئے کوئی کام کیا جاتا ہے بلکہ کام کا بہتر طریق دریافت کرنے میں اُن کی مدد کی جاتی ہے۔ جب عوام اس بہتر طریق کے خواہشمند ہوتے ہیں تو بلا تفرقہ رہنما اس بہتر طریق کو حاصل کرنے کے ذرائع تلاش کرنے میں عوام کی مدد کر سکتا ہے۔

وہ بشارتی جتھوں کی تنظیم کرتا ہے

وہ ان جتھوں کی تنظیم کرتا ہے تاکہ وہ دیگر مذاہب کے لوگوں میں انجیل

مُقدّس کی بشارت دے۔ وُہ شہر یا دیہات میں، پہاڑ یا وادی میں بشارت دینا اپنے لئے قابلِ فخر بات سمجھتا ہے۔

وُہ رسائل اور کتابِ مقدّس کے حِصص بانٹتا ہے

وُہ جن لوگوں کو سڑک پر گاڑی میں، دفتر میں، فیکٹری میں اور کھیت میں ملتا ہے اُنہیں کتابِ مُقدّس کے حِصص دیتا ہے۔ جب کبھی اُسے موقع ملتا ہے تو وُہ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے تاکہ وُہ حقیقتِ مسیح کو سمجھیں۔

وُہ بذریعہ خط و کتابت لوگوں کو بائبل کورس سے متعارف کراتا ہے

وُہ اپنی بغل میں اندراج کے کارڈ اُٹھائے پھرتا ہے تاکہ لوگ اُن کارڈوں کو مرکز کی طرف بذریعہ ڈاک روانہ کریں جہاں سے ہر بھیجنے والے کو اُس کی اپنی مادری زبان میں کتابِ مقدّس کے اسباق کا سلسلہ روانہ کیا جاتا ہے۔ وُہ ان خطبات سے خود بھی مستفید ہوتا ہے اور دُوسرے لوگوں کو بھی آمادہ کرتا ہے کہ وُہ کتابِ مُقدّس کا باا صُول طریق سے مطالعہ کریں۔

وُہ سمعی و بصری اعانات کو استعمال میں لاتا ہے

وُہ انجیلِ مُقدّس کی خوشخبری کے لئے تصویریات، اشتہارات، سلائیڈ، فلینل گراف اور سنیما کو استعمال میں لاتا ہے۔ وُہ کتھا، بھجن، گانے، کہانی، شعر و شاعری اور ڈرامے کے وسیلے انجیل کی بشارت دیتا ہے۔ اس قسم کی امداد بہت

سادہ سی ہو سکتی ہے۔ ایک پانی کا گلاس، ایک پھول، ایک چراغ ایاب گفتگو میں مدد دے سکتے ہیں اور دلچسپی پیدا کر سکتے ہیں۔

وُہ ملاقات کی غرض سے لوگوں کے گھروں میں جاتا ہے

وُہ اپنے حلقہ میں ہر ایک مسیحی کے گھر میں ملاقات کی غرض سے جاتا ہے اور خاندانی عبادتوں میں شریک ہوتا ہے۔ وُہ خاندان کے ہر ایک رُکن سے رابطہ پیدا کرتا ہے اور اس رفاقت کے وسیلے وُہ خاندان کے سب اراکین کو خُداوند یسُوع مسیح کے پاس لاتا ہے۔

وُہ جاتراؤں اور میلوں کو استعمال میں لاتا ہے

وُہ جاتراؤں اور میلوں کے موقعوں کو اپنی برادری کو پیغامِ بشارت دینے کیلئے بہترین طریق سے استعمال میں لاتا ہے۔ ایسے اوقات اخلاقی حیثیت سے صحت بخش اور خوشی کا مُوجب ہوتے ہیں اور ایسے اوقات پر انجیلِ مُقدّس کے حِصص اور مسیحی مطبوعات فروخت کی جا سکتی ہیں۔ منادی اور گانے بجانے کے وسیلے نجات کی دلپذیر خوشخبری وسیع پیمانہ پر عوام تک پہنچائی جا سکتی ہے۔

وُہ مسیحی دارالمطالعہ کے منصُوبہ کی تائید و توسیع کرتا ہے

وُہ مسیحی دارالمطالعہ کے وسیلے بہت سے لوگوں کو خُداوند یسُوع مسیح کے پاس لاتا ہے۔ صُوبہ بنگال میں ایک شہر کی کلیسیا نے ایک ریڈنگ رُوم

CHRISTIAN READING ROOM.

کا افتتاح گرجے کی عمارت میں کیا اور راہگیروں نے وہاں آنا شروع کر دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں یہ ہجوم اتنا بڑھ گیا کہ اُس کے لئے یہ کام مشکل ہو گیا کہ کافی مقدار میں اُن کے لئے کُتب بینی کا مواد دستیاب کرے۔ اس نے بائبل سوسائٹی کو امداد کے لئے درخواست بھیجی۔ آج اس ریڈنگ رُوم میں ہر ماہ پانچصد سے زائد لوگ آتے ہیں۔ ان ملاقاتیوں میں بہت سے لوگ کلیسیا میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایک شریکِ کلیسیا کے لئے کتنا عظیم الشان موقع ہے کہ وہ دارالمطالعہ کے وسیلے بشارتی کام کو سرانجام دے۔

وُہ متواتر کلیسیائی عبادتوں میں حاضر ہوتا ہے

وُہ اتوار اور ہفتہ کے دیگر ایام میں اپنے خاندان اور دوستوں سمیت گرجا گھر میں حاضر ہو کر اپنی برادری کے لئے ایک نمونہ پیش کرتا ہے۔

وُہ دیگر مذاہب کے دوستوں کو مدعو کرتا ہے

وُہ خاص طور پر مسیحی تہواروں اور تقریبوں کے موقعوں پر دیگر مذاہب کے دوستوں اور پڑوسیوں کو ضرور مدعو کرتا ہے۔

وُہ اپنا فرضِ منصبی انجام دیتا ہُوا اپنے ایمان کی گواہی دیتا ہے۔

وُہ ہر وقت تیار رہتا ہے کہ دفتر، فیکٹری، کھیتوں اور دکانوں میں جہاں کہیں وُہ جاتا ہے مسیحیت کے متعلق دیگر مذاہب کے ہمذہبوں سے

بات چیت کرے۔ کلکتہ کے قریب ایک نوجوان رہتا ہے جو اپنے دفتر میں اپنی بائبل لے جانا نہیں بھولتا۔ اُسے جب کبھی وقت ملتا ہے وُہ کتاب مقدس کا مطالعہ کرتا ہے اور اپنے مسیحی تجربات کو دُوسروں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اُسے معلوم ہو جاتا ہے کہ بہت سے لوگوں کو یہ اشتیاق ہے کہ وُہ انجیلِ مقدس کے متعلق مزید معلومات حاصل کریں۔ بشارتی کام کے لئے اُس کے واسطے کوئی قیود نہیں۔ لیکن اس سے یہ استدلال نہیں کیا جا سکتا کہ اُسے یہ سب کام کرنا ہوگا۔ اُسے وُہ کام کرنے ہوں گے جنہیں وُہ بہترین طریق سے سرانجام دے سکتا ہے۔

انفرادی ذمہ داری

وُہ بعثت بخش شہریت کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے

حضرتِ انسان ایک معاشری یا سماجی مخلوق ہے۔ وُہ معاشرے میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ وُہ معاشرے کا ایک اہم جزو ہے اور وہ اس سے علیحدہ انفرادی طور سے کوئی جُدا وجود نہیں رکھتا۔ اس کی برادری یا قوم کی ترقی جماعت کے ہر ایک شخص کی امداد پر مبنی ہے وُہ اپنی برادری یا قوم کی ترقی کے لئے مُشکل مسائل اور مُشکل حالات کے سامنے سینہ سپر ہو کر کھڑا ہوتا ہے۔ وُہ اس ذمہ داری کو محسوس کرتا ہے کہ معاشرے میں جہاں کہیں وُہ رہتا ہے ایک ہم آہنگ ماحول کو پیدا کرے۔ وُہ مختلف اقسام کے قائدوں کو جو ہماری جماعت اور قومی زندگی کے مُختلف حالات یا شعبوں کی بڑی بڑی ذمہ داریاں اُٹھا رہے ہیں، واجبی تعظیم دیتا ہے

ہم متی کی انجیل میں ذیل کے الفاظ پڑھتے ہیں جو ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنی زبان خوش الحان سے ارشاد فرمائے :۔

"پس جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو۔"

(متی ۲۲ : ۲۱)

وہ اس خیال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایک صحت بخش اور خوشگوار شہری حیثیت کا مالک بنتا ہے جب وہ مندرجہ ذیل کاموں کو سرانجام دیتا ہے :۔

۱۔ وہ قومی ایام کو منانے میں شریک ہوتا ہے اور پورا تعاون ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً یومِ آزادی۔ یومِ جمہوریہ، قومی قائدوں کے ایامِ ولادت (اس کا مطلب قائدوں کے مجسموں اور تصویروں کی پرستش کرنا نہیں) ایک شریک کلیسیا کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کی جاتی ہے کہ وہ قومی تقریبوں اور مذہبی تہواروں میں امتیاز کرنا سیکھے۔

۲۔ ہر ایک شریکِ کلیسیا جس میں رائے دینے کی اہلیت ہے رائے دینے کے حق کو استعمال میں لاتا ہے وہ جانتا ہے کہ وہ کب اپنا نام رائے دہندگان کی فہرست میں درج کرائے۔ وہ اُمیدواروں کے مسلمات اور کردار کا مطالعہ کرتا ہے اور ہوشمندی سے اپنی رائے (ووٹ) دیتا ہے۔

۳۔ وہ ملک کے سب قوانین کا پابند رہتا ہے۔ نیز اگر کوئی بات مسیحی اصول کے خلاف پائی جاتی ہے تو وہ مسیحی اصول کو مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے

مثلاً اگر کوئی قومی تقریب اتوار کے دن پڑے تو وہ بڑی ہوشیاری سے اس بات پر غور کرتا ہے کہ ان حالات میں اُس کا ذاتی رویہ کیا ہونا چاہیئے۔ مسیحی لوگوں کے لئے اتوار کا دن عبادت کا دن ہے۔ مدھیا پردیش میں اسکول کے لڑکوں کا ایک گروہ مدعو کیا گیا کہ وہ اتوار کے دن ایک اور ٹیم کے ساتھ میچ کھیلیں۔ اس معاملہ میں اسکول کے حکام نے ان کے لئے خود کوئی فیصلہ نہ کیا لیکن وہ سنڈے اسکول میں روزانہ سبت کے دن کی اہمیت کو بیان کرتے رہے۔ اس کے بعد اُنہوں نے لڑکوں کو پوری آزادی دی کہ وہ اپنا فیصلہ آپ کریں۔ ماسوائے ایک لڑکے کے اور سب نے اتوار کے روز کھیلنے سے انکار کر دیا۔ ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک اتوار کے دن بزرگ ڈاکٹر کیری اپنا وعظ تیار کر رہے تھے کہ آپ کو یہ خبر ملی کہ ستی کی رسم کو ممنوع قرار دینے کا قانون پاس ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنے وعظ کو اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا اور فوراً ہی اس قانون کا ترجمہ کرنے لگے تاکہ جتنی جلدی ممکن ہو آپ اس پیغام کو عوام الناس تک پہنچائیں۔ بعض اوقات اس قسم کے فیصلے کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مسیحی گواہی اور اس کی اہمیت پر غور و خوض کرنے کے بعد ایسے فیصلے کئے جاتے ہیں۔

قومی املاک

۴۔ ملکی یا قومی املاک عوام الناس کی ملکیت ہوتی ہیں جو ان کے استفادہ کے تصرف میں آتی ہیں۔ اُسے خاص طور پر اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ وہ درست طریق سے ملکی ملکیت کا استعمال کرے اور اُس کی دیکھ بھال کرے۔ وہ دیگر لوگوں کو بھی ایسا کرنے پر

آمادہ کرتا ہے۔ مثلاً جب کبھی وہ ریل گاڑی کے ڈبوں میں، بسوں میں، قدرتی پارک میں، قومی عمارتوں میں، انتظار گاہوں میں جاتا ہے تو وہ فرنیچر یا دیواروں کی نہ تو شکل بگاڑتا ہے اور نہ انہیں توڑتا پھوڑتا ہے۔

مخصوص شدہ املاک

۵۔ وہ ساری مسیحی مخصوص شدہ املاک کا احترام کرتا ہے اور اُن کی ذمہ داری محسوس کرتا ہے۔ مثلاً گرجے، ادارے، ہال، مذکورہ املاک کو پورے طور سے اُن مقاصد کے مطابق استعمال میں آنا چاہیئے جن مقاصد کے لئے اُنہیں مخصوص کیا گیا ہے۔

وہ غیر مسیحی تیوہاروں کی جگہ مسیحی تیوہاروں کو رائج کرتا ہے۔

۶۔ دیگر مذاہب کے تیوہاروں کے دوران میں وہ کلیسیا کے لئے پروگرام مرتب کرتا ہے تاکہ وہ اور کلیسیائی گروہ مسیحی سرگرمیوں میں منہمک رہیں۔ ایسا کرنے سے وہ دیگر مذاہب کے تیوہاروں میں حصہ لینے سے معذور رہے گا۔ نیز اس سے اس بات کا امکان نہیں ہوتا کلیسیائی املاک ناجائز طریق سے استعمال میں آئیں۔

قائدوں کے سوانح حیات

۷۔ اس کے دل میں قومی قائدوں کے لئے بے حد احترام ہوتا ہے اور اُسے اُن کے سوانح حیات کا علم ہوتا ہے۔ وہ اُن کے حالاتِ زندگی کو اپنی برادری تک پہنچاتا ہے۔

بدعنوانیوں کے خلاف

۸۔ وہ کسی قسم کی بدعنوانی میں نہیں پھنستا۔ وہ

نہ تو کسی بدعنوانی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور نہ ہی اُس کو برداشت کر سکتا ہے بلکہ وہ استقلال سے بلند عنوانیوں کے خلاف آواز بلند کرتا ہے۔ اس کام میں اُسے چاہے اپنی جان کی بازی ہی کیوں نہ لگانی پڑے۔

چھاپہ خانے کا استعمال

۹۔ وہ جوانمردی سے بدعنوانیوں اور بے انصافیوں کے خلاف سینہ سپر رہتا ہے۔ وہ پریس کے وسیلے عوام کی توجہ اُن بدعنوانیوں کی طرف مبذول کرتا ہے جن کی روک تھام کرنا لازمی ہے۔ اسی طرح وہ بھلی باتوں اور نیک کاموں کو سراہتا ہے اور ان کاموں کی تکمیل کے لئے اخلاقی امداد دیتا ہے۔

سماجی مسائل

۱۰۔ وہ اپنی برادری کے معاشرے کے موجودہ مسائل کے متعلق گہری واقفیت رکھتا ہے۔ مثلاً گداگری، نشہ بازی، جوا بازی، بچوں کی شادی، جہیز دینے کا رواج، زنا، لڑائی جھگڑے وغیرہ وغیرہ۔ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے کہ ہر ممکن وسیلے سے تمام معاشرتی برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دے۔

گواہی

اُس کی زندگی گندھے ہوئے آٹے میں خمیر کی طرح ہے، جو ساری برادری میں پھیل کر اُس میں خداوند یسوع مسیح کی مشابہت پیدا کرتا ہے۔ وہ خداوند یسوع مسیح کی نجات بخش قوت پر ایمان رکھتا ہوا خاموش نہیں رہتا بلکہ بڑی سرگرمی سے اپنے ہم جنسوں کے سامنے خداوند کی خوشخبری کا اعلان کرتا ہے۔ جب تاریکی کی فوجیں اُسے خاموش کرنا چاہتی ہیں اور خداوند المسیح کی خوشخبری کے پھیلانے میں مانع ہوتی ہیں تو وہ مقدس پطرس اور مقدس

یُوحنا کی طرح اپنے اندر ہمت و استقلال کو پیدا کرتا ہے۔ وُہ تاریکی کی فوجوں کو یہ کہہ کر حیران و ششدر کر دیتا ہے کہ:-

"تُم ہی انصاف کرو۔ آیا خُدا کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم خُدا کی بات سے تمہاری بات زیادہ سنیں کیونکہ ممکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سُنا ہے وُہ نہ کہیں۔" (اعمال ۴: ۱۹-۲۰)

باب چہارم

شریکِ کلیسیا کی مشکلات اور کمزوریاں

غیر ہمدرد رویّہ دیگر انسانوں کی طرح ایک شریکِ کلیسیا کی بھی ذاتی مشکلات اور کمزوریاں ہوتی ہیں۔ بعض اوقات پادریوں کی بدسلوکی اور غیر ہمدرد رویّہ سے وُہ معذور رہتا ہے کہ کلیسیائی تعمیر کے لئے اپنی بہترین امداد دے۔ شومیٔ قسمت سے وُہ کسی پادری کی بدسلوکی کا شکار ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات ایک پاسبان اس بات کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے کہ کس طرح معاشری اور اقتصادی قوتیں ایک شریکِ کلیسیا کے خلاف کام کر رہی ہیں۔

روپیہ بعض اوقات پادری صاحبان کلیسیا کے لئے چندہ جمع کرنے کی مہم میں شرکائے کلیسیا کو موزوں طریق سے نہیں ملتے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وُہ شرکائے کلیسیا پر ناجائز دباؤ ڈالیں اور روپیہ کے اخراجات کا حساب کتاب نہ دیں۔

تربیت کے بغیر بعض اوقات شرکائے کلیسیا کلیسیا کے کاموں میں امداد نہیں دیتے کیونکہ اُنہیں یہ پتہ نہیں ہوتا کہ فلاں کام کو کس طرح کیا جائے۔ تربیت کے بغیر وُہ کام کرنے سے معذور رہتا ہے۔ ممکن ہے کہ وُہ کوئی ایسا کام کرے جس کے متعلق اُس کا علم بہت تھوڑا ہے اور یُوں نقصان پیدا کرے۔ بعض اوقات وُہ اپنے فرضِ منصبی کو ادا نہیں کر سکتا کیونکہ وُہ اپنے کلیسیائی منصب کو نہیں سمجھتا۔

عدمِ اتحاد یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ بعض شرکائے کلیسیا ایسے واقع ہُوئے ہیں جو بہترین طور سے تربیت یافتہ ہیں۔ اور معاشرے میں بہترین حیثیت کے مالک ہیں لیکن وُہ کلیسیا سے دُور دُور رہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایسے لوگ یا تو برادری سے علیٰحدہ رہیں یا اُس پر حکومت کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے برعکس وُہ لوگ جن کو کم مواقع دستیاب ہوتے ہیں (اس گروہ کے افراد کلیسیا میں اکثریت رکھتے ہیں)، اس بات کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ اُنہیں بھی کلیسیائی کاموں میں حصّہ لینا ہے۔ ان میں یہ حالت احساس کمتری سے پیدا ہوتی ہے۔ اس قسم کے جذبات عام طور پر شہری اور دیہاتی کلیسیاؤں میں نمایاں طور سے نظر آتے ہیں۔

شرکائے کلیسیا میں عدم اتحاد کلیسیائی ترقی کے لئے ایک بڑی بھاری رکاوٹ ہے۔

بشارتی کلیسیا سرزمینِ ہند میں آج مشن نہیں بلکہ خداوند مسیح کی کلیسیا موجود ہے۔ ہم اس حقیقت سے آشنا ہیں کہ ایک مشنری کلیسیا کے وسیلے خداوند مسیح کی خوشخبری ہمیں سنائی گئی ہے اور ابھی تک سنائی جا رہی ہے۔ کلیسیا اور مشن کے مابین جو غیر ضروری تفریق پائی جاتی ہے ہمیں اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہر ایک کلیسیا کی اپنی اپنی مشن ہوتی ہے۔ اب وہ وقت آچکا ہے جبکہ ہم اس قابل ہیں کہ خود ایک مشن روانہ کرنے والی کلیسیا قرار دیئے جائیں، لہٰذا یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم دیگر اقوام کو خوشخبری سنائیں۔ کلیسیائے ہند سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس کام کے لئے نیپال، سروک اور افریقہ میں اپنا روپیہ اور کارگزار روانہ کریں۔ کلیسیائی منصوبوں کے لئے چندے جمع کئے جانے چاہئیں۔ اگر ہر ایک شریکِ کلیسیا شخصی دہ یکی دے گا تو ہماری کلیسیا ایک خود کفیل کلیسیا بن جائے گی۔

عدم اعتماد قیادت یا رہنمائی کی تعمیر کے لئے جو رکاوٹ شرکائے کلیسیا میں پائی جاتی ہے وہ بعض اوقات شخصی عدم اعتماد سے پیدا ہوتی ہے۔ شرم و حیا اور بزدلی، عجز و انکساری سے بالکل جدا چیزیں ہیں۔

عدم احساسِ ذمہ داری کلیسیائی قیادت کے لئے ایک شریکِ کلیسیا کی تعمیر میں سب سے بڑی رکاوٹ سپرد کردہ معاملات

یا ذمہ داری کا عدم احساس ہے۔ یہ بات ایک المناک حقیقت ہے۔

ناواجب مفاد بعض شرکائے کلیسیا مسیحی اداروں کے نظم و نسق میں مخل ہوکر نامناسب و ناواجب مفاد حاصل کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض شرکائے کلیسیا ایک مصیبت پیدا کر دیتے ہیں، جب ان کے نااہل رشتہ داروں کو ترقی نہیں دی جاتی۔ بعض لوگ اپنے رشتہ داروں کے لئے فیس کی معافی اور وظائف کا مطالبہ کرتے ہیں جبکہ وہ ان چیزوں کو حاصل کرنے کے اہل نہیں ہوتے۔

نامناسب آرزو بعض شرکائے کلیسیا حکومت، شہرت اور عہدہ کے لئے آرزومند رہتے ہیں مثلاً بوقتِ انتخاب

عدم فرصت بہت سے شرکائے کلیسیا یہ شکایت کرتے ہیں کہ اُن کے پاس کلیسیائی کام کرنے کے لئے فرصت نہیں۔ اُن کے دفاتر میں یا اُن کے حلقہ عمل میں یا دیگر مقامات پر بہت زیادہ کام رہتا ہے۔

بہت سی جگہوں میں اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ شرکائے کلیسیا کی زندگی میں عام طور پر اوہام پائے جاتے ہیں۔ اُن میں سے چند اوہام مندرجہ ذیل ہیں۔

جادو ٹونا کرنا، منتروں پر اعتقاد، نیک شگون، پتھروں پر اعتقاد، نیک فال گھڑیاں۔ مسیحی لوگ بھی غیر مسیحی مذہبی پیشواؤں کے پاس اس غرض سے جاتے ہیں کہ وہ اُن کے لئے شادی کی نیک شگون تاریخوں کو مقرر کریں

وہ غیر مسیحی رسُوم کو مسیحی شادیوں میں استعمال کرتے ہیں۔

خُداوند مسیح اور ایک شریکِ کلیسیا

وہ شخص جو ایک مسیحی شریکِ کلیسیا ہونے کا مستحق ہو سکتا ہے وہ شخص ہے جس میں خُداوند مسیح بستا ہے۔ دیگر الفاظ میں اُس کی زندگی خُداوند مسیح کے رُوح سے لبریز ہوتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو پُورے طور سے خُداوند مسیح کی خدمت کے لئے دے دیتا ہے۔ خُداوند مسیح کے لئے اُس کی تقدیس اور مخصُوصیت کا ثبُوت اُس کے کردار میں نظر آئے گا۔ بشپ اسٹیفن نیل صاحب نے اس خیال کو بڑی وضاحت سے اپنی کتاب بنام کرسچن کریکٹر میں پیش کیا ہے۔

مُقدس پولُس رسُول گلتیوں کو لکھتے ہیں:-

"مگر رُوح کا پھل محبت، خُوشی۔ اطمینان۔ تحمل۔ مہربانی۔ نیکی ایمانداری۔ حلم اور پرہیزگاری ہے۔"

(گلتیوں ۵:۲۲)

BA... LIBRARY

باب پنجم

رہنمائی کے لئے تربیت اور تیاری

بلا تقرر رہناؤں کو کلیسیائی کام کیلئے تربیت دینے کی ضرورت

تربیت کی نوعیت ایک شریکِ کلیسیا کو دیگر پیشوں کے رہنما کی تربیت کی ضرورت ہے، لہٰذا اس راہنما کو جو کلیسیائی کام میں امداد دینا چاہتا ہے اس مرغوب اور جلالی کام کے لئے تربیت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسے کس طرح کی تربیت کی ضرورت ہے۔ چونکہ اس کے پاس دیگر ذمہ داریوں کی وجہ سے زیادہ فرصت نہیں اس لئے اُس کی تربیت کی جائے تاکہ وہ اس قلیل وقت میں زیادہ سے زیادہ کام کو پُورا کر سکے۔

کتابِ مقدس (۱) اُس کا فرض ہے کہ اپنی بائبل سے واقف ہو۔ اس سے ہماری مراد وہ علم ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ کس طرح کتابِ مقدس ضبطِ تحریر میں آئی اور یہ کس طرح زمانے کے حوادث سے بچ نکلی اور ہمارے ہاتھوں میں آئی۔ اس کا فرض یہ بھی ہے کہ وہ اس بات

کو معلوم کریے کہ اس کا مطالعہ کس طرح کیا جاتا ہے اور کس طرح اس کے نورِ علم سے دیگر لوگوں کو منوّر کیا جاتا ہے جو اس کے علم سے محروم ہیں یا اُنہیں بہت کم علم ہے کہ یہ کتابِ حیات ہے۔

عبادتیں

(۲) ایک رہنما کا فرض ہے کہ وُہ بھی عبادتوں کی رہنمائی کے لئے تربیت حاصل کرے ہمارے ہاں بہت کم کلیسیائی رہنما یا مسیحی اساتذہ ہیں جو مسیحی نمازوں میں رہنمائی کرتے ہیں بلکہ موجودہ زمانے میں اس بات کی ضرورت ہے کہ بہت سے شرکائے کلیسیا اس متبرک کام کو سرانجام دیں لیکن بغیر رہنمائی اور تربیت کے اس کام کو کرنا اُن کے لئے ایک مشکل کام ہے۔ لہٰذا ہم مشورہ دیتے ہیں کہ شرکائے کلیسیا عبادتوں کی رہنمائی کے لئے تربیت حاصل کریں۔

موسیقی

عبادتوں کو زیادہ پُرمعنی بنانے کے لئے موسیقی کا استعمال ایک لازمی امر ہوگا۔ لہٰذا ہر ایک رہنما کا فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو وُہ علمِ موسیقی میں کسی نہ کسی طرح کی تربیت حاصل کرے۔ اُسے ناطق موسیقی اور آلاتی موسیقی میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اُسے چاہیئے کہ وُہ زیادہ توجہ عبادت کے ملکی طریقوں پر دے تاکہ عبادت عوام کی سمجھ کے مطابق ہو۔

دُعا

۴۔ ایک شریکِ کلیسیا کی عبادتوں کا اہم حصہ دُعا ہے۔ بہت سے حالات میں رہنما دُعائیہ تیاری کی اہمیت پر زور نہیں دیتے لہٰذا جماعت یا گروہ کے لئے اس قسم کی دُعاؤں کا کوئی مفہوم نہیں ہوتا۔ دُعا

میں مندرجہ ذیل باتوں کا ہونا ضروری ہے:۔

(ا) تمجید اور شکرگزاری (ب) اعتراف

(ج) سفارشی دُعا (د) مخصوصیت یا تقدیس

(ر) درخواست یا التجا

مذہبی تعلیمات

عبادت میں مذہبی تعلیم کا ہونا ایک اہم چیز ہے چونکہ لوگوں کو کلام اللہ کی تعلیم دینا آسان کام نہیں ہے لہٰذا ان کو تعلیم دینے کے لئے بھی بے حد مشق اور تربیت کی ضرورت لاحق ہوگی۔ اس کا فرض ہے کہ کتابِ مُقدس کی تعلیمات کو پُورے طور سے سمجھے جو خُدا، خُداوند یسوع مسیح، رُوح القُدس طریقِ نجات اور موت کے بعد زندگی کے بارے میں ہیں۔ رہنما کا فرض ہے کہ دیہاتی کلیسیا کے لئے، جہاں تک ممکن ہو کہانی کے طریقِ تعلیم کو استعمال میں لائے اور کہانی کو بیان کرتے وقت عوام کی روزمرہ کی زندگی کو مدِنظر رکھے۔

رُوحوں کو جیتنا

ہم ہر ایک شریکِ کلیسیا سے یہ بھی توقع رکھتے ہیں کہ وُہ خُداوند یسوع مسیح کا گواہ بنے۔ اُس کا فرض ہے کہ وُہ عمل اور منادی میں خُداوند یسوع مسیح کی گواہی دے۔ اُس کا فرض ہے کہ وُہ اس بات پر غور کرے کہ کیا وُہ رُوحوں کو بھی جیت رہا ہے۔ چونکہ یہ ایک مشکل کام ہے اس لئے اُسے بہت سا وقت دُعا اور کلام اللہ کے مطالعہ میں صرف کرنا پڑے گا۔ اُس کا فرض ہے کہ خُداوند مسیح کے لئے رُوحوں کو فتح کرنے کی غرض سے متلاشیوں سے شخصی تعلق پیدا کرے اور

اپنی دلچسپی کو جاری رکھے یہانتک کہ وہ رُوح جیتی جائے اور خداوند مسیح کی کلیسیا میں شامل ہو جائے۔ رہنما کا فرض ہے کہ وہ مشورہ دینے اور رہنمائی کرنے کے طریق کو سیکھے تاکہ وہ عام لوگوں کو زیادہ مدد دے سکے۔

گواہی

ایک شریکِ کلیسیا دو طریقوں سے خداوند مسیح کے لئے گواہی دیتا ہے۔ اوّل صاف صاف اور دوم کنایۃً۔ صاف صاف طریق کے مطابق نہ صرف اس بات کی گواہی دی جاتی ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے اُس کے لئے کیا کیا کام کئے ہیں بلکہ وہ اپنے ایمان اور عقائد کو بھی بیان کرتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح دُوسروں کے لئے کیا کیا کام کر سکتا ہے۔

ایک رہنما کا فرض ہے کہ وہ آنکھیں کھول کر ہر چیز کا مشاہدہ کرے اور لگاتار ایسے موقع کی تلاش کرے جس کے وسیلے وہ خداوند مسیح کے لئے کوئی کام سرانجام دے سکتا ہے۔ اُس کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہمراہ تقسیم اور فروخت کے لئے ٹریکٹوں اور انجیل مقدس کے حصص کو رکھے۔

ایک رہنما کو یہ بات بھی ہرگز نہیں بھُولنی چاہئے کہ اُس کا لوگوں کے گھروں میں ملاقات کے لئے آنا جانا ضروری ہے۔ یہ چیز اُس کے کام میں جبکہ وہ ایک مُبشّر کی حیثیت سے کام آتا ہے، ایک اہم حیثیت رکھتی ہے۔ یہ ملاقاتیں ہمارے لئے ایک موقع پیدا کرتی ہیں جس سے ہم عوام کے ساتھ ایک گہری رفاقت پیدا کر سکتے ہیں اور اُن کی زندگی میں دوستی اور رفاقت کے گہرے تاثرات چھوڑ آتے ہیں۔ لیکن کسی نصب العین اور مقصد کے بغیر کسی کے گھر جانا بے سُود ثابت ہوگا اور اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔

اس میدان میں دیگر کاموں کی طرح تربیت اور تیاری لازمی ہے محض نیک ارادہ ہی کافی نہیں۔

مسیحی عقائد

ایک شریکِ کلیسیا کا فرض ہے کہ وہ اپنے عقائد اور مسیحی اصول کے بارے میں مکمل علم حاصل کرے۔ اُسے نہ صرف یہ جاننا چاہئے کہ کلیسیا کی کیا تعلیم ہے بلکہ اُس کے متعلق اس کا ایمان صاف ستھرا ہو اور مضبوط یقین کی صُورت میں ہونا چاہئے تاکہ وہ اس تعلیم کو دے سکے۔ چونکہ ایمان داروں کے ایمان کی تعمیر کے لئے کاٹی کزم نے ایک اہم ضرورت کو پُورا کیا ہے لہٰذا ہم اپنے زور سے اس بات کی سفارش کرتے ہیں کہ اس طریقِ تعلیم کو جہاں کہیں بھی یہ اس وقت رائج ہے جاری رکھا جائے۔

تواریخ کلیسیا

ایک شریکِ کلیسیا کے لئے لازمی ہے کہ وہ کتابِ مقدس کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ تواریخ کلیسیا کا بھی سرسری علم حاصل کرے۔ ہمیں یہ بات کتابِ مقدس ہی سے پتہ چلتا ہے کہ شرکائے کلیسیا نے کلیسیائی تعمیر میں ایک اہم حصہ لیا ہے۔ کلیسیا کے ہر زمانہ کا مستقبل شرکائے کلیسیا کی سرگرمیوں پر مبنی ہے۔ اگر وہ اس چیلنج کا جواب دینے میں سُست ہیں اور انہیں کلیسیا کی ذمہ داری کا احساس نہیں تو اس کا لازمی نتیجہ کلیسیا کی ترقی میں رکاوٹ ہوگا۔ مثال کے طور پر آپ اعمال کی کتاب کا مطالعہ کریں۔ ابتدائی کلیسیا میں بہت کم خدام الدین تھے تاہم کلیسیا کا کام شرکائے کلیسیا کے سُپرد تھا۔ ان کی امداد سے کلیسیا نے تمام مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے عظیم الشان ترقی کی۔ آپ [illegible] کے معاملہ

پر غور و خوض کریں۔ اُن کے ہاں بہت تھوڑے مُرید تھے جن میں ایک داروغہ جیل اور اُس کا خاندان تھا۔ ایک عورت تھی جو قرمز بیچا کرتی تھی۔ نیز ایک اور عورت تھی جس نے حال ہی میں اپنی مصیبتوں سے چھٹکارا پایا تھا۔ تاہم مقدس پولوس اور سیلاس نے انہیں اسی حالت میں رہنے دیا تاکہ وہ کسی دوسری جگہ کی طرف روانہ ہوں۔ چند ہی سالوں کے بعد ہم فلپی کی کلیسیا کے متعلق یہ پڑھتے ہیں کہ اس کلیسیا کے کاموں پر دنیا فخر کرتی ہے۔ اگر آپ پولوس رسول کے خط کو جو فلپیوں کے نام لکھا گیا ہے مطالعہ کریں تو آپ اس بات سے حیران ہوں گے کہ اس کلیسیا کے شرکا کی کوششوں سے کیسا کام پایۂ تکمیل تک پہنچے۔ جو کام فلپی میں پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ دیگر مقامات میں بھی کیا جا سکتا ہے۔

کلیسیائی رسوم

ایک شریک کلیسیا کا فرض ہے کہ وہ کتاب مقدس اور تواریخ کلیسیا کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ کلیسیائی رسوم کی واقفیت حاصل کرے۔ اگرچہ اُسے بپتسمہ دینے، پاک شراکت دینے اور نکاح پڑھنے کا حق نہیں تاہم اُسے یہ علم ہونا چاہیئے کہ ان باتوں کا کیا مفہوم ہے اور کلیسیا کیوں ان کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔ وہ ان رسوم کو مشاہدہ اور مطالعہ کے ذریعے سیکھ سکتا ہے۔

کلیسیائی نظم و نسق

ایک [illegible] لیڈر کا فرض ہے کہ اُسے کلیسیائی قوانین و ضوابط اور نظم و نسق کا علم ہو۔ ایک کلیسیائی لیڈر اور شریک کلیسیا کے [illegible] کی وجہ عام طور پر

کلیسیائی قوانین و ضوابط کے متعلق لاعلمی ہے۔ اُسے اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ شرکائے کلیسیا کی بہتری و بہبودی کے لئے کلیسیا کا ایک نظم و نسق ہے۔ اگر شرکائے کلیسیا کلیسیا کے قوانین و ضوابط کی تعمیل نہ کریں تو لازماً اس کا نتیجہ کلیسیا میں جھگڑا اور ناموافقت ہوگا۔ اس سے خداوند یسوع مسیح کا نام بے عزت ہوگا اور ہمیں شرمسار ہونا پڑیگا۔ پس ہر ایک شریک کلیسیا کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ اپنی کلیسیا کے ضابطہ کا مطالعہ کرے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے نہ صرف روحانی خوراک پہنچانے پر غور کیا تھا بلکہ آپ نے جسمانی ضروریات کی طرف بھی توجہ دی تھی۔ آئیے ہم اپنے آقا و مالک کے نقشِ قدم پر چلیں۔

صحت و صفائی

جب ہمارے خداوند یسوع مسیح اس زمین پر تھے تو آپ نے اپنے پیروؤں کی جسمانی ضروریات کی طرف بہت زیادہ توجہ دی۔ آپ نے اُن کو اُن کی بیماریوں سے شفا بخشی اور لنگڑوں اور اندھوں کو چنگا کیا۔ چنانچہ ہم اس سے یہ بات سیکھتے ہیں کہ خداوند ہمارے جسم کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ ہر ایک شریک کلیسیا کا فرض ہے کہ وہ اپنے جسم کی حفاظت کرے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اسے صاف اور تندرست رکھے۔ نیز اُسے چاہیئے کہ وہ اپنے گھر کو اور گھر کے اردگرد کی جگہ کو صاف رکھے۔ اُسے یہ مقولہ یاد رکھنا چاہیئے کہ صفائی [illegible] بعد خدائی [illegible] درجہ رکھتی ہے۔

اُسے یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ یہ بھی ایک طریق ہے جس سے وہ

اپنے پڑوسیوں کے درمیان خداوند یسوع مسیح کے لئے گواہی دے سکتا ہے۔

تعلیمِ بالغاں

یہ ایک نادر موقع اور برکت کی بات ہے کہ ہم اپنی مادری زبان میں خدا کے کلام کو پڑھ سکتے ہیں۔ جو شخص پڑھ نہیں سکتا وہ کسی حد تک ایک اندھے کی مانند ہے جس نے اپنی آنکھیں دُنیا کے عجائبات کا مشاہدہ کرنے سے بند کر رکھی ہیں۔ ایک کہاوت ہے کہ اندھا اندھے کو راہ نہیں دکھا سکتا۔ پس کس طرح ایک اَن پڑھ شریکِ کلیسیا دُوسروں کو راہ دکھا سکتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ پڑھنا لکھنا سیکھے اور دوسروں کو بھی پڑھائے۔ بعض بوڑھے لوگ پڑھنا چاہتے ہیں لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم کس طرح ایک بوڑھے طوطے کو پڑھا سکتے ہیں۔ ہم خدا کا شکر کریں کہ ہم ایسے زمانے میں زندگی بسر کر رہے ہیں جہاں کوئی کام ناممکن نہیں رہا۔ ایک بوڑھا شخص بھی تعلیمِ بالغاں کے طریقوں سے پڑھنا لکھنا سیکھ سکتا ہے۔ ہمارے ہاں ایسے لوگوں کی بہت سی مثالیں موجود ہیں جو پچاس سال سے زائد عمر کے ہیں اور وہ پڑھنا لکھنا سیکھ رہے ہیں۔ اور اس جدید حاصل کردہ برکت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

شہریت

ہر ایک شریکِ کلیسیا اپنے ملک میں ایک شہری کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ اُسے اپنی حکومت کے لئے اور ملکی رہنماؤں اور ملکی قوانین کے لئے وفاداری کا حق ادا کرنا پڑتا ہے۔ ہر ایک شریکِ کلیسیا کا فرض ہے کہ وہ ملکی قانون پر عمل کرنے کے لئے شہریت کے عام اصولات

کو ذہن نشین کرے۔ وہ یہ کام کُتب اور اخبارات کا مطالعہ کرنے اور اس موضوع پر مختلف لیکچروں کو سُننے سے پُورا کر سکتا ہے۔

ایک کلیسیائی رہنما کے لئے سُست الوجود ہو کر بیٹھے رہنا قرینِ مصلحت نہیں۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے اور اپنی لیاقتوں کو بہترین طریق سے استعمال میں لائے۔ یہ ایک دردناک بات ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ محنت مزدوری کی اہمیت کو نہیں سمجھتے لیکن مسیحی ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے آقا خداوند یسوع مسیح کے نیک نمونے کو اپنائیں۔ وہ اپنے ہاتھوں کی کمائی سے اپنا پیٹ پالتا تھا۔ مُقدس پولس رسُول فرماتے ہیں :۔

" جسے محنت کرنا منظور نہ ہو وہ کھانے بھی نہ پائے "

(۲ تھسلنیکیوں ۳: ۱۰)

لہٰذا ہم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہر ایک مسیحی شوقیہ طور سے کوئی نہ کوئی دستکاری سیکھے یا اُسے اپنا اور اپنے خاندان کے پیٹ بھرنے کا پیشہ بنائے۔ علاوہ ازیں ہم یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ ہر ایک شریکِ کلیسیا، کھیتی باڑی کا کام، بڑھئی کا کام، چمڑے کا کام، صنعت و حرفت کا کام یا کوئی اور خاص پیشہ سیکھے اور اپنے لمحاتِ فُرصت میں باغبانی، ٹوکرے بنانا، رسّی بانٹنا، مرغبانی، کاتنا، شہد کی مکھیاں پالنا، ایسے ایسے کام کیا کرے۔ نیز ایک شخص اپنے باورچی خانہ کی ضروریات کو پُورا کرنے کی غرض سے ایک چھوٹا سا باغ لگا سکتا ہے جس میں وہ سبزیوں کی کاشتکاری کا کام

کر سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا نسخہ ہے جس سے آپ کم اخراجات سے اپنی خوراک کی کمی کو پورا کر سکتے ہیں۔ مُرغبانی ایک ایسا ذریعہ معاش ہے جس سے آپ اپنے خاندان کا معیار بلند کر سکتے ہیں۔ تجربہ اس بات کا شاہد ہے کہ چند ایسے پھلدار درخت ہیں جن کو اُگانے کے لیئے بہت کم زمین اور بہت تھوڑی دیکھ بھال کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ ان درختوں سے ہمیں ایسے ایسے پھل ملتے ہیں جیسے پپیتا۔ کبھی ہم ان کے متعلق یہ خیال کیا کرتے تھے کہ یہ پھل صرف امیروں ہی کے لیئے پیدا کیئے گئے ہیں۔ ہر ایک کو گھر میں پھولوں کو اُگانا چاہیئے۔ بعض پھول خدا کی حسین ترین کاریگری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

تفریح

یہ کہاوت کہ "دن بھر کام کرنا اور کوئی کھیل نہ کھیلنا جیک کی زندگی کو بے رونق کر دیتا ہے" اب بھی اصولی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ ہر ایک شخص کو تندرست اور نیک خیالات رکھنے کے لیئے ایک تندرست بدن کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ایک تندرست بدن حاصل کرنے کے لیئے ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم کھیل و تفریح کے لیئے اپنا کام کاج چھوڑ کر چھٹی منائیں۔ آپ چھٹی منانے کو بھی تضیع اوقات نہ سمجھیں کیونکہ ہر شخص کو متواتر آرام اور قیام کی ضرورت ہے۔ کتب بینی بھی ایک قسم کی تفریح ہے۔

انسٹی ٹیوٹ

مندرجہ بالا مقاصد کے لیئے ہم یہ سفارش کرتے ہیں کہ شرکائے کلیسیا کے رہنماؤں کی تربیت کے لیئے انسٹی ٹیوٹ یعنی تربیتی لیکچروں کا اہتمام کیا جائے۔ ایک خاطر خواہ انسٹی ٹیوٹ

کے اہتمام کے لیئے ہمیں لائق اُستادوں کی ضرورت ہے ورنہ ان تربیتی لیکچروں سے ہمیں کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ ہم کبھی بھی نیک اور قابل اُستاد حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ کلیسیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو باقاعدہ رہنماؤں کی تربیت اور شرکائے کلیسیا کے پروگرام کے پراجیکٹ پر پورا اعتماد نہ رکھیں۔ تجربہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ کلیسیائی ترقی کے لیئے تربیت یافتہ رہنما یا لیڈر بہت زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ہم اس بات کی اُمید رکھتے ہیں کہ کلیسیائی رہنما مذکورہ بالا پروگرام پر پورا پورا اعتماد رکھیں گے اور اپنے آپ کو ایک ٹیم کی صورت میں منظم کریں گے تاکہ وہ اس پراجیکٹ کو کامیاب بنائیں۔ ان کا یہ ایمان انہیں آمادہ کرے گا کہ وہ ان انسٹی ٹیوٹس اور تربیتی کورسوں میں اُستاد صاحبان کی حیثیت سے کام کریں۔

اُستاد صاحبان

کوئی بھی شخص کسی مدرسے کا کامیاب اُستاد نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ خود تعلیم کے لیئے تربیت یافتہ نہ ہو۔ اس بات کی اُمید کی جاتی ہے کہ وہ سب لوگ جو اس کام کے منتظمین ہیں پاسبان اور مبشرین کی حیثیتوں سے کلیسیائی خدمت کر رہے ہیں بخود بخود ان کی اشد ضرورت کے کام میں امداد دیں گے۔ دراصل تعلیم و تدریس کی کامیابی کا دارومدار اُستاد صاحبان کے جوش و خروش اور ایمانداری پر ہی ہے۔

چندگی

شرکائے کلیسیا میں سے رہنماؤں یا لیڈروں کی چندگی کی ذمہ داری پاسبان اور اس شخص پر عائد ہوتی ہے جو اس کام کا منتظم بھی ہے یعنی ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ۔ اس کام کی تربیت کے لیئے ہر ایک

شریک کلیسیا کو مندرجہ ذیل تجاویز ملحوظ رکھنا لازمی ہے :-

۱۔ کہ وہ کتاب مقدس کا مطالعہ کرنے کے قابل ہے ۔

۲۔ کہ وہ کلیسیائی کام میں کافی دلچسپی رکھتا ہے ۔

۳۔ کہ وہ نیک شہرت کا مالک ہے ، اور اس کام کے لئے اُس کی برادری کے لوگ اُس کی سفارش کرتے ہیں۔

۴۔ کہ عام طور پر اُس کی عمر ۲۵ سے ۴۵ سال کے لگ بھگ ہے ۔

شمار

ایک انسٹی ٹیوٹ یا تربیتی مدرسہ کے پروگرام کو مؤثر بنانے کی غرض سے طلبا اور طالبات کا شمار تیس سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ جہاں تک ممکن ہو انہیں متفرق حصوں اور کلیسیاؤں سے انسٹی ٹیوٹ میں داخل کرنے کی غرض سے دعوت دینی چاہیئے ۔ نیز اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اس میں تمام علاقوں کے باشندوں اور دو مرد و زن کی خاطر خواہ نمائندگی ہے یا۔ مشہور کہاوت ہے کہ اگر آپ ایک مرد کو کسی فن میں تربیت دیتے ہیں تو آپ محض ایک ہی شخص کو تربیت دیتے ہیں لیکن اگر آپ ایک عورت کو تربیت دیتے ہیں تو آپ ایک پورے خاندان کو تربیت دیتے ہیں ۔

تین انسٹی ٹیوٹس

وہ شخص جو ایک ہی بار ایک انسٹی ٹیوٹ میں حاضر ہوتا ہے اتنا فائدہ نہیں اُٹھا سکتا جتنا کہ وہ شخص فائدہ اُٹھاتا ہے جو ایک سے زائد دفعہ کسی انسٹی ٹیوٹ میں حاضر ہوگا ۔ چنانچہ ہم اس بات کا مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ شخص کم از کم تین بار انسٹی ٹیوٹ میں حاضر ہو ۔ اگر انسٹی ٹیوٹ سال میں ایک بار ہی منعقد ہو تو اس کو ختم کرنے کے لئے تین سال کا

عرصہ درکار ہوگا۔

خودکفیل انسٹی ٹیوٹ

ایک تسلی بخش انسٹی ٹیوٹ کا اہتمام کرنے کے لئے روپے کی ضرورت ہوگی لیکن اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس ضرورت کو کس طرح پورا کیا جائے ۔ جہاں تک ممکن ہو مذکورہ بالا انسٹی ٹیوٹس کو خودکفیل بنانا چاہیئے۔ اُتر پردیش کے کئی مقامات سے ہمیں یہ رپورٹ آتی ہے کہ وہاں کے لوگ بیرونی مالی امداد کے بغیر انسٹی ٹیوٹس کو منعقد کر رہے ہیں ۔

سندیں

تربیت کے وقفہ کے بعد جب ایک لیڈر یا رہنما اپنا کورس ختم کر چکے تو اُسے ایک سند ملنی چاہیئے ، جس پر انسٹی ٹیوٹ کے انچارج کے دستخط ہوں ۔ اس سند کے ہمراہ اگر ممکن ہو تو اُسے کتاب مقدس یا عہد جدید کا ایک نسخہ اور ایک گیت کی کتاب اور ایک صلیب بھی دی جا سکتی ہے ۔ جنوبی ہند میں ایک لے لیڈر اپنے سرٹیفکیٹ کے ہمراہ ایک پوشاک (یونیفارم) بھی حاصل کرتا ہے جسے وہ عبادتوں کے وقت پہنتا ہے ۔

مخصوصیت کی عبادت

آپ اسناد کی تقسیم کے موقع کو ایک سنجیدہ موقع بنائیں وہ سب اشخاص جو سندیں حاصل کریں حاضرین جلسہ کے سامنے آئیں ۔ اس موقع پر خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں اُن کا فرض ہے کہ وہ اُجلے کپڑے زیب تن کریں ۔ جب انہیں سندیں دی جائیں تو اُس وقت اُن کے گلے میں ہار بھی ڈال سکتے ہیں ۔ اس موقع کے لئے مخصوصیت کی عبادت کو بڑی ہوشیاری سے تنظیم کرنا اور تیار کرنا چاہیئے ۔ (ملاحظہ ہو تتمہ)

باب ششم

ایک شریک کلیسیا اور کلیسیا

جب خُدا نے ابرہام کو بلایا تو خُدا کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنی کلیسیا (یعنی اپنے لوگ) پیدا کرے۔ اُس کا مقصد یہ نہیں تھا کہ اُس کے لوگ واحد طور پر اُس کی بخششوں سے مستفید ہوں، بلکہ اُس کا یہ مطلب تھا کہ خُدا اُن لوگوں کے وسیلے سب لوگوں کو اپنا بنائے۔ عہدِ عتیق ان واقعات کی تاریخ ہے کہ کس طرح خُدا کے لوگوں نے خُدا کے اس مقصد کو ناکامیاب کیا اور کس طرح خُدا نے اُن کی طرف اپنے رہنماؤں کو جو انبیا، کاہن اور بادشاہ تھے بھیجا کہ وہ لوگوں کو خُدا کے سچے راستوں پر چلائیں۔ ان حالات میں خُدا نے انہیں کبھی بھی نہیں چھوڑا تھا۔

عہدِ عتیق کی کلیسیا

ان کی نافرمانی کے باعث اُس نے انہیں فلسطین سے باہر جلاوطن کر دیا تھا لیکن وہ انہیں دوبارہ واپس لے آیا۔ تاہم وہ لوگ اُس کی کلیسیا بننے میں ناکامیاب رہے اور نہ ہی سچے دل سے اُس کی عبادت کی اور نہ ہی اُس کی محبت اور راستبازی کو دوسری اقوام تک پہنچایا۔ انبیاء کی منادی اور اُن کی صاف رویت اور مٹھی بھر لوگوں کی ایمانداری کے باوجود عہدِ عتیق میں کلیسیا کا وجود دھندلا سا نظر آتا ہے۔

عہدِ جدید کی ابتدائی کلیسیا

پس کلیسیا ابتدا میں ناکامیاب رہی۔ پھر خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ وہ کلیسیا کو از سرِ نو شروع کرے اور قدیم اسرائیل کی جگہ نئے اسرائیل کو تخلیق کرے۔ بعد ازاں اُس نئی اُمت میں جسے اُس نے رسولوں اور پہلے شاگردوں کی صورت میں پیدا کیا کلیسیا کا ظہور ہوا جو اب صاف نظر آتی ہے۔ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے صعود کے بعد کلیسیا ایک سو بیس (۱۲۰) اشخاص پر مشتمل تھی اور اُس میں رسول، دیگر شاگرد اور مرد و زن شامل تھے۔ یہ جماعت عہدِ عتیق کی کلیسیا کا بقیہ تھا اور اُن لوگوں کی نمائندہ تھی جو خُداوند یسوع مسیح کی آمد کے منتظر تھے اور ایمان کی حالت میں اِس جماعت نے اپنی آنکھوں سے خُداوند یسوع مسیح کو دیکھا تھا اور بوسیلہ ایمان اُسے قبول کیا تھا۔ یہ جماعت عہدِ جدید کی کلیسیا کا بیج تھی۔ یہ لوگ جو ایک سو بیس (۱۲۰) تھے یعنی رسول اور عام شرکائے کلیسیا مسیح کے حکم کی تعمیل کرتے اور وعدہ پورا ہونے کے منتظر ہوتے ہوئے دُعا کے لئے جمع ہوتے تھے۔ دُعا، انتظار اور فرمانبرداری کے کام میں تقرر شدہ خدام اور شرکائے کلیسیا سب شریک تھے۔ چنانچہ ان کے ایمان کے جواب میں پنتکست کے موقع پر اُن پر رُوح القدس نازل ہوا اور یوں عہدِ جدید کی کلیسیا پیدا ہوئی۔

ایک کلیسیا

اُس دن سے جو لوگ کلیسیا میں آتے رہے انہیں بپتسمہ کے وسیلے سے قبول کیا گیا۔ پہلے پہل ایک ہی کلیسیا تھی یعنی کلیسیائے یروشلم۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد فلسطین میں دیگر مقامی کلیسیائیں قائم کی گئیں اور بعد ازاں دیگر ممالک میں خُدا نے دیگر اقوام میں سے ایک قوم

کو جمع کرنا شروع کیا۔ اگرچہ بہت سی کلیسیائیں وجود میں آئیں تاہم وہ سب ملکر ایک ہی کلیسیا تھی۔ کیونکہ سب کلیسیائیں رُوح القدس کے وسیلے ایک خداوند پر اور رسُولوں کی شراکت پر ایمان رکھتی تھیں۔ ہر ایک کلیسیا اپنے اپنے مقام پر کلیسیائے عالمگیر کی نمائندہ تھی۔

مسیح کا بدن

کتاب مُقدس ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ کلیسیا مسیح کا بدن ہے (کلسیوں ۱: ۱۸) جو دُنیا میں اُس کا کام کرتا ہے۔ گہرا رشتہ جو مسیح اور اُس کی کلیسیا کے مابین ہے مختلف طریقوں سے دکھایا گیا ہے۔ مُقدس رسُول فرماتے ہیں: "کیونکہ سوا اُس نیو کے جو پڑی ہُوئی ہے اور وہ یسوع مسیح ہے کوئی شخص دُوسری نہیں رکھ سکتا" (۱ کرنتھیوں ۳: ۱۱) مکاشفہ کی کتاب میں لکھا ہے "اِدھر آ میں تجھے دُلہن (کلیسیا) یعنی برّہ (مسیح) کی بیوی دکھاؤں" (مکاشفہ ۲۱: ۹)

مسیح سر ہے

خداوند یسوع مسیح کلیسیائے عالمگیر (یعنی مُقدسین کی جماعت جو زمین اور آسمان میں ہے) کا سر ہے۔ اگرچہ اس وقت کلیسیائے عالمگیر اس زمین پر افسوسناک حالت میں منقسم ہے تاہم خداوند مسیح کے وجودِ مُبارک میں ہمارے مُشترکہ ایمان کی بدولت ہم میں بنیادی اتحاد پایا جاتا ہے۔ ہمیں یہ اتحاد خداوند یسوع مسیح بخشتا ہے۔ وہ ہم سب کو بوسیلہ ایمان ایک کرتا ہے۔ جب ہم خداوند مسیح سے محبت کریں گے اور اُس کے حکم کی تعمیل کریں گے تو وہ اُن رکاوٹوں کو جو ہمارے مابین پائی جاتی ہیں ہٹا دے گا اور دُنیا پر ظاہر کرے گا کہ ہم سب خداوند یسوع مسیح میں

ایک ہیں۔ اس مقصد کو پُورا کرنے کے لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم سب ایک دُوسرے سے محبت کریں (یُوحنا ۱۳: ۳۴) کیتھلک کلیسیا کے لئے ہماری وفاداری کا یہی ثبوت ہے کہ ہم سب اسی رفاقت و شراکت میں خداوند مسیح کے ہیں۔

مقامی کلیسیا کا ایک شریک بننا ایک ضروری بات ہے

ہر ایک مقامی کلیسیا بھی ایک اہم حیثیت رکھتی ہے۔ ہم کلیسیائے عالمگیر کے سچے شرکا نہیں بن سکتے جب تک کہ ہم اس مقامی کلیسیا کے جہاں ہم رہتے ہیں ایماندار، وفادار اور کام کرنے والے شرکا نہ ثابت ہوں۔ اپنے آپ کو مقامی کلیسیا سے جُدا کرنا۔ (اگرچہ وہ کلیسیا کتنی ہی کمزور اور غیر تسلی بخش کیوں نہ ہو) گویا اپنے آپ کو خداوند مسیح سے جُدا کرنا ہوگا۔ ہم مقامی کلیسیا کی شراکت کے وسیلے کلیسیائی عبادت، خدمتی کام اور مختلف طرح سے گواہی دے کر اور اُسے زندہ رکھنے کے لئے خدا کے لئے قربانی دے کر خداوند مسیح اور مقامی کلیسیا کے ہیں۔ ہم خداوند مسیح کے ہیں، اور یوں اُس کے خادم اور بھائی بھی ہیں نیز ہم کلیسیا کے بھی ہیں اور ایک دُوسرے کے بھی ہیں۔ خداوند مسیح ہمارا مالک ہے۔ ہم اُس پر حکمران نہیں بلکہ وہ ہم پر حکمران ہے۔ بعینہٖ ہمیں کلیسیا پر حکمرانی کرنے کی کوشش نہیں کرنا چاہیئے اور نہ ہی ہمیں کسی ایسی پارٹی میں شریک ہونا چاہیئے جو کلیسیائی حکومت کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے کوشاں ہے۔

روح القدس ہماری رہنمائی کرتا ہے

جس طرح خداوند مسیح کے رسولوں اور شرکائے کلیسیا نے اکٹھے ہو کر روح القدس کو حاصل کیا تھا، اسی طرح اگر ہم بھی دعا میں مشغول رہیں، انتظار کریں، فرمانبردار ثابت ہوں (تقرر شدہ خدام الدین اور شرکائے کلیسیا مل کر) تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ آج کے دن بھی روح القدس ہماری رہنمائی کرتا ہے، ہمیں تقدیس کرتا ہے اور ہماری زندگی پر حکمران ہے۔ اس طرح ہم خدا کے سچے بیٹے اور بیٹیاں بن جائیں گے اور روح القدس کی نگہت کے وسیلے مسیح کی کلیسیا میں اُس کے بھائی اور ایک دوسرے کے بھائی ثابت ہوں گے۔ خداوند یسوع مسیح کے نام سے بپتسمہ لینے اور اُس کی کلیسیا کے شرکا بننے کا یہی مفہوم ہے۔

خادم الدین خداوند مسیح کا نمائندہ ہے

کلیسیا کا مفہوم محض خدام الدین یا شرکائے کلیسیا ہی نہیں۔ خادم الدین گلے کا گلہ بان ہوتا ہے۔ وہ بحیثیت ایک مددگار کے بڑے گلہ بان کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اُس کے دو فرائض ہیں جنہیں اُس کے تعین کے وقت مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اول خدا اُسے بلاتا ہے اور پھر اس کے بعد اُس کی بلاہٹ کو کلیسیا تسلیم کرتی ہے۔ اس کے بعد کلیسیا کی طرف سے اُس کا تقرر ہوتا ہے جس میں شرکائے کلیسیا اور خدام الدین کی آراء کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ جب اسے خادم الدین بنایا جاتا ہے تو خداوند یسوع مسیح جو کلیسیا کا سر ہے اُس کا تقرر کرتا ہے، اُسے پاک روح کا تحفہ

بخشتا ہے۔ لیکن خداوند اس کام کو کلیسیا کے وسیلے سر انجام دیتا ہے۔

خادم الدین کی دو حیثیتیں ہیں۔ وہ لوگوں کے لئے خداوند یسوع مسیح کا ایلچی ہے اور خداوند یسوع مسیح کے سامنے لوگوں کا نمائندہ ہے۔ یہ درست ہے کہ ہر ایک شریک کلیسیا خدا کے سامنے بلا واسطہ حاضر ہو سکتا ہے تاہم ہمارے خداوند مسیح کی یہ مرضی ہے کہ چند ایسے لوگ ہوں جو اس طریق سے نمائندے، درمیانی اور پریسٹ بنیں۔ خادم الدین کو یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ وہ خداوند کا نمائندہ ہے۔ اور اُس کا نا اہل ہونا خداوند یسوع مسیح کو غلط ڈھنگ سے پیش کرنا ہے۔ اُس کا فرض ہے کہ وہ لگاتار دعا کے وسیلے اپنے اور اپنے لوگوں کے لئے تقدیس کا خواہاں ہو۔ اس سلسلہ میں لوگوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے خادم الدین کو خدا کا خادم سمجھ کر قبول کریں۔ اگر وہ خداوند یسوع مسیح کے نام سے اُس کا احترام نہ کریں۔ اور اُس کے لئے دعا نہ مانگیں تو وہ اُس کے لئے رکاوٹ پیدا کرتے ہیں کہ وہ بحیثیت پاسبان اور پریسٹ اُن کی خدمت کرے۔ شرکائے کلیسیا کا اپنے پاسبان کے لئے دعا مانگنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ پاسبان کا فرض ہے کہ وہ شرکائے کلیسیا کے لئے دعا مانگے۔ یہ بات ہمارے خداوند یسوع کو بہت بھلی لگتی ہے۔

دعائیہ فہرست

صوبہ بمبئی میں ایک شریک کلیسیا رہتا تھا جس نے اپنی جماعت کے پاسبان کے خلاف ایک پارٹی کھڑی کر دی۔ وہ ایک ایسے گروہ کا سرغنہ تھا جو شرارت پر تلے ہوئے تھے۔ اس کلیسیا کے پاسبان نے اُس گروہ کے لوگوں کے نام اپنی دعائیہ فہرست

میں درج کر لئے ۔ وہ متواتر اُن کے گھروں میں ملاقات کے لئے جاتا رہا اور بعض اوقات اُنہوں نے اُسے اپنے گھروں میں آنے سے روکا۔ لیکن بالآخر پاسبان کی دعا اور اصرار نے اُس نوجوان کو جیت لیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اور اُس کی ساری پارٹی اُس کے ساتھ تعاون اور امداد کے لئے رضا مند ہو گئی ۔

خادم الدین کیلئے دُعا مانگنا

اسی طرح شرکائے کلیسیا کی دعائیں اُن کے پاسبان کو مدد دے سکتی ہیں کہ وہ اپنی بے شمار آزمائشوں پر فتح حاصل کرے اور عزت و احترام کے ساتھ اُن کی خدمت کرے۔

دُنیا میں کلیسیا ایک زبردست قُوّت ہے

ایک کلیسیا (یعنی خادم الدین اور شرکائے کلیسیا جو سفارشی دُعا، اور باہمی عزت و محبت کے باعث رُوح کے بندھن میں بندھے ہیں) اس دُنیا میں ایک زبردست قوت ہے ۔ کلیسیا ہی خداوند مسیح کا جسم ہے کلیسیا ہی خُدا کا متعین وسیلہ ہے جس سے خُداوند مسیح کی خدمت کا کام جو انسان کی نجات کے لئے کیا گیا ہے تکمیل تک پہنچتا ہے۔ کلیسیا انسانی معاشرے کا نمک ہے جس سے معاشری صحت و تندرستی برقرار رہتی ہے۔ کلیسیا شیطان اور معاشری برائیوں کے لئے ایک اکسیر دوا ہے ۔ کلیسیا ایک ایسا وسیلہ ہے جس سے ہمارا خداوند کھوئے ہوئے لوگوں کو ڈھونڈتا اور بچاتا ہے ۔ کلیسیا ہی نُزیدوں کا اصلی گھر ہے جو انہیں مسیحی ایمان اور مسیحی رفاقت میں تعمیر کرتا ہے کلیسیا اس زمین پر خُدا کا گھر ہے جو نُور اطمینان اور خوشی سے بھرا ہوا ہے ۔

تتمہ

کلیسیائی رہنما کیلئے مخصُوصیّت کی عبادات

عبادت کے لئے بلاہٹ :۔

۱۔ رُوحِ الٰہی رُوحِ مقدس
اب چمکا تُو اپنا نُور
کر مخصُوص یہ دل کی ہیکل
آ اور اس کو کر معمُور

کورس

کر معمُور کر معمُور !
ابھی اس کو کر معمُور
کر مخصُوص یہ دل کی ہیکل
آ اور اس کو کر معمُور

۲۔ تُو ہے میرے دل کی روشنی
تُو ہے قدرت سے بھرپُور
ہر وقت مَیں ہُوں تیرا طالب
آ اور دل کو کر معمُور

کورس

۳۔ مَیں تو سر تا پا کمزور ہُوں
مَیں ہُوں سراسر مقہُور
آ اَے رُوح اَے رُوحِ الٰہی
آ اور دل کو کر معمُور

کورس

۴۔ آ۔ اور پاک کر میرے دل کو
کر سب بدی مُجھ سے دُور

ہے مُبارک تیری آمد تُو ہی دل کو کر معمُور

کورس

خادم الدین :- اپنے دل عالم بالا پر لگاؤ۔

جواب :- ہم ان کو خُداوند کی طرف لگاتے ہیں۔

خادم الدین :- اَے خُداوند ہماری آنکھیں کھول دے۔

جواب :- تاکہ ہم تیری شریعت کے عجائب دیکھیں۔

خادم الدین :- اَے خُداوند تُو ہمارے ہونٹوں کو کھول دے۔

جواب :- تو ہماری زبان تیری حمد بیان کرے گی۔

خادم الدین :- خُداوند کی حمد کرو۔

جواب :- خُداوند کا نام مُبارک ہو۔ آفتاب کے طلوع سے غروب تک خُداوند کی حمد ہو۔

گیت :- "جان میں نے اپنی دی، خون دیا بیش بہا"

دُعا :- اَے خُداوند یسُوع مسیح تُو جو سب بنی نوعِ انسان کا مالک ہے، ہم نے تیری میٹھی آواز کو سُنا ہے جو ہمیں دعوت دیتی ہے کہ ہم سب کچھ ترک کر کے تیرے پیچھے ہو لیں۔ ہم نے تیری پاک خدمت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن ہم نے اکثر اوقات اپنے دل کے خالی منصوبوں اور خواہشوں کی پیروی کی ہے اور دُنیوی روِش پر چل کر اپنے اعلیٰ مقصد کو پُورا کرنے سے محرُوم رہے ہیں۔ ہمیں معافی بخش کہ ہم نے ایسے ایسے کام کئے ہیں جو ہمیں کرنا روا نہ تھے۔ ہم اس بات کے لئے بھی معافی

چاہتے ہیں کہ جو کام ہم کو کرنا لازم تھا وہ ہم نے نہیں کیا۔ ہم تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ تُو نے اپنی بادشاہت کی خدمت کا کام ہمیں سونپا ہے۔ ہمیں اس خدمت کی رویا بخش جس کی تُو نے ہمیں اہلیت بخشی ہے تاکہ اس دُنیا میں تیری بادشاہت جلد آئے۔ جب ہم تیرے ساتھ مل کر تیری بادشاہت کے کام میں شریک ہوتے ہیں تو تُو ہمیں صبر و استقلال کی رُوح بخش۔ پیارے خُداوند ہم پر یہ بھید روشن کر کہ ہم کس طرح اپنے سوتے ہوئے بھائیوں کو جگائیں اور اس دُنیا کے بھٹکے ہوئے لوگوں کو سچائی کے راستہ پر لائیں ہمیں باز رکھ کہ ہم اس روشنی پر پردہ نہ ڈالیں جو تیری ذاتِ اقدس سے ظاہر ہوتی ہے۔ پیارے خُداوند ہمیں توفیق بخش کہ ہم کسی متلاشیِ حق کے لئے سنگِ راہ ثابت نہ ہوں بلکہ ہم تیری ذاتِ اقدس کو اپنی زندگی میں اعلیٰ و اکمل طریق سے ظاہر کریں تاکہ اُس کی تاثیر سے سب لوگ بالآخر تیری قُربت کو حاصل کریں۔

یہ سب برکتیں ہم تیری پاک ذات سے مانگتے ہیں۔ آمین

دُعا ربّانی ! اَے ہمارے باپ ....

اَے خُداوند ہماری دُعا کو سُن
اَے خُداوند ہماری دُعا کو سُن
ہماری اس درخواست پر کان لگا
اور ہمیں اپنا اطمینان بخش

آمین

جوابی تلاوت :-

خادم الدین :- "جو[1] پیغام تم نے شروع سے سُنا وہ یہ ہے کہ ہم ایک دُوسرے سے محبت رکھیں۔"

جواب :- کوئی[2] شخص اپنے واسطے نہیں جیتا۔

خادم الدین :- "جو[3] اپنے بھائی سے جسے اُس نے دیکھا ہے محبت نہیں رکھتا وُہ خُدا سے بھی جسے اُس نے نہیں دیکھا محبت نہیں رکھ سکتا"

جواب :- "ہم[4] جانتے ہیں کہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے کیونکہ ہم بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں"

خادم الدین :- ہم کلام اور زبان ہی سے نہیں بلکہ کام اور سچائی کے ذریعے سے بھی محبت رکھیں۔

جواب :- "مَیں[5] تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہُوں کہ ایک دُوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے مَیں نے تم سے محبت رکھی"

خادم الدین :- "محبت[6] میں خوف نہیں ہوتا بلکہ کامل محبت خوف کو دُور کر دیتی ہے"

جواب :- "محبت[7] تحمل ہے اور مہربان محبت حسد نہیں کرتی۔ محبت شیخی نہیں مارتی اور پھُولتی نہیں"

[1] ۱-یوحنا ۳ : ۱۴ [2] ۱-یوحنا ۳ : ۱۸ [3] ۱-یوحنا ۱۳ : ۳۴ [4] ۱-یوحنا ۴ : ۱۷-۱۸ [5] ۱-کرنتھیوں ۱۳ : ۴ - [6] ۱-کرنتھیوں ۱۳ : ۸ و ۱۳ [7] ۱-یوحنا ۱۵ : ۱۳-

خادم الدین :- "محبت[1] کو زوال نہیں۔ غرض ایمان۔ اُمید۔ محبت یہ تینوں دائمی ہیں، مگر افضل ان میں محبت ہے"

جواب :- "اس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دیدے"

کتابِ مقدس کے اوراد :-

متی ۲۰ : ۲۰-۲۸

متی ۲۵ : ۳۴-۴۰

گیت :- جیسا مَیں ہُوں بغیر ایک بات
پر تیرے لہُو سے حیات

پیغام یا وعظ

تقدیس کی رسم ادا کرنا۔ (نئے لیڈروں کو چاہیئے کہ پاک میز کے پاس آ جائیں)

خادم الدین :- ہم خُداوند یسُوع مسیح کا پاک کلام سُنیں جو آپ کی زبانِ مُبارک سے اُس وقت نکلا جب آپ نے اپنی زندگی پاک خدمت کے لئے مخصُوص کی۔

جواب :- "خُداوند[2] کا رُوح مجھ پر ہے، اِس لئے اُس نے مجھے غریبوں کو خوشخبری دینے کے لئے مسح کیا۔ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ قیدیوں کو رہائی اور اندھوں کو بینائی پانے کی خبر سناؤں۔

[1] متی ۴ : ۱۸-۲۰ [2] لوقا ۹ : ۲۳-۲۴

کُچلے ہُوؤں کو آزاد کروں اور خُداوند کے سالِ مقبُول کی منادی کروں ؎

خادم الدین :- ہم خُداوند یسُوع مسیح کا پاک کلام سُنیں جو آپکی زبان سے اُس وقت نکلا جب آپ نے اپنے شاگردوں کو خدمت کے کام کے لئے بُلایا"۔

جواب :- "اور اُس نے گلیل کی جھیل کے کنارے پھرتے ہُوئے دو بھائیوں یعنی شمعُون کو جو پطرس کہلاتا ہے اور اُس کے بھائی اندریاس کو جھیل میں جال ڈالتے دیکھا کیونکہ وہ ماہی گیر تھے اور اُن سے کہا میرے پیچھے چلے آؤ، تو مَیں تم کو آدم گیر بناؤں گا۔ وُہ فوراً جال چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے"۔

خادم الدین :- ہم خُداوند یسُوع مسیح کے پاک الفاظ سُنیں جب وہ ہمیں بُلاتا ہے کہ ہم اُس کی پیروی کریں۔

جواب :- اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور ہر روز اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانی چاہے وہ اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میرے واسطے اپنی جان کھوئے وُہی اُسے بچائے گا"۔

دھیان یعنی شخصی جانچ پڑتال :-

اس خاموشی کے وقت ہم اپنے دلوں اور زندگیوں کی جانچ پڑتال

کریں اور معلوم کریں کہ وہ کونسی چیز ہے جو ہمیں خُداوند مسیح کا شاگرد بننے سے روکتی ہے۔ اُس نوجوان دولتمند سردار کی زندگی میں تو اُس کی بیش بہا دولت رکاوٹ تھی اور ہماری زندگی میں لاپرواہی پائی جاتی ہے، اور ہمّت و استقلال کی کمی ہے جس کے باعث ہم نڈر ہو کر سچائی کو قبول نہیں کر سکتے۔

وقفہ — — — — — — — — — — —

کیا آپ تیار ہیں کہ اس دُنیا کی فانی عیش و عشرت کو غیر فانی اطمینان حاصل کرنے کے لئے ترک کر دیں؟

وقفہ — — — — — — — — — — —

اگر ہمارے لئے یہ قدم اُٹھانا ضروری ہے تو کیا ہم رضامند ہیں کہ اُس مقام کی طرف جائیں جہاں سے ہم بھٹک گئے تھے اور دُنیوی عیش و آرام میں سو گئے تھے؟

وقفہ — — — — — — — — — — —

پی۔ آر۔ بی۔ ایس پریس لاہور میں باہتمام مسٹر ڈی۔ ایس کے فضل (پرنٹر و پبلشر) سیکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی۔ انارکلی لاہور چھپ کر شائع ہُوئی۔

RECOMMENDED BOOKS

---

1. **Ways of Evangelism**

   Roland W. Scott, Christian Literature Society, Box 501, Madras.

2. **Guide to Visitation Evangelism**

   Published by Christian Retucot and Study Centre, Rajpur P. O., Dehra Dun, U. P.

3. **Training Voluntary Workers**

   By W. Scopes, National Christian Council, Nagpur, M. P.

4. **Ambassadors for Christ**

   The Local Church in Witness and Service, a Handbook, Christian Retucot and Study Centre, Rajpur P. O., Dehra Dun. U. P.

5. **Ye are the Branches**

   A drama challenging youth to Church related Vocations. Lucknow Publishing House, 37 - Cantonment Road, Lucknow. U. P.

6. **Courses for Village Lay Leaders Institutes**

   In Telangana Region of Andhra Pradesh Christian Council. Rev. J. John Wesley, Hyderabad State Christian Council, 3-3-74 - Kubiguda, Hyderabad, Deccan.

7. **Laity**

   Bulletin of the Department on the Laity-World Council of Churches. Editor, Hans-Ruedi Weber, 17 route de Malagnon, Geneva-Switzerland.

8. **What Christian Believe**

   A catechism by H. Welch. North India Christian Tract and Book Society, 18-Clive Road, Allahabad-1, U. P.

Printed at the P.R.B.S. Press
and Published by
Mr. V.S.K. Fazal, Secretary,
Punjab Religious Book Society,
Anarkali, Lahore.